قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران:74)

روزنامہ

# الفضل
لندن

Online Edition

مدیر: ابو سعید

بدھ 08 جون 2022ء | 08 ذوالقعدہ 1443ھ ہجری قمری | 08 احسان 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:112


## فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَّلَدًا مِّنْ نَّحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب مَا جَاءَ فِي أَدَبِ الْوَلَدِ)

کسی والد نے کبھی اپنے بچے کو اچھی تربیت سے زیادہ بہترین تحفہ نہیں دیا۔

## حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

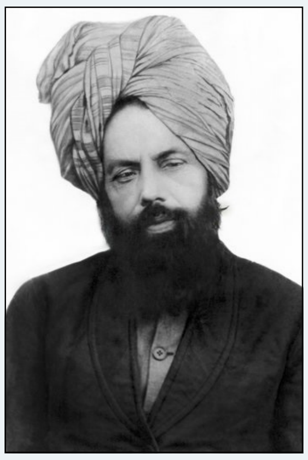

اصل جڑ شفاعت کی یہی محبت ہے جب اس کے ساتھ فطرتی تعلق بھی ہو کیونکہ بجز فطرتی تعلق کے محبت کا کمال جو شرط شفاعت ہے غیر ممکن ہے۔ اس تعلق کو انسانی فطرت میں داخل کرنے کے لئے خدا نے حوّا کو علیحدہ پیدا نہ کیا بلکہ آدم کی پسلی سے ہی اس کو نکالا۔ جیسا کہ قرآن شریف میں فرمایا ہے وَخَلَقَ مِنۡھَا زَوۡجَھَا یعنے آدم کے وجود میں سے ہی ہم نے اس کا جوڑا پیدا کیا جو حوّا ہے۔ تا آدم کا یہ تعلق حوّا اور اس کی اولاد سے طبعی ہو نہ بناوٹی۔ اور یہ اس لئے کیا کہ تا آدم زادوں کے تعلق اور ہمدردی کو بقا ہو کیونکہ طبعی تعلقات غیر منفک ہوتے ہیں مگر غیر طبعی تعلقات کے لئے بقا نہیں ہے کیونکہ ان میں وہ باہمی کشش نہیں ہے جو طبعی میں ہوتی ہے۔ غرض خدا نے اس طرح پر دونوں قسم کے تعلق جو آدم کے لئے خدا سے اور بنی نوع سے ہونے چاہئے تھے طبعی طور پر پیدا کئے۔ پس اس تقریر سے صاف ظاہر ہے کہ کامل انسان جو شفیع ہونے کے لائق ہو وہی شخص ہوسکتا ہے جس نے ان دونوں تعلقوں سے کامل حصہ لیا ہو اور کوئی شخص بجز ان ہر دو قسم کے کمال کے انسان کامل نہیں ہوسکتا۔ اسی لئے آدم کے بعد یہی سنت اللہ ایسے طرح پر جاری ہوئی کہ کامل انسان کے لئے جو شفیع ہوسکتا ہے یہ دونوں تعلق ضروری ٹھہرائے گئے یعنی ایک یہ تعلق کہ ان میں آسمانی روح پھونکی گئی۔ اور خدا نے ایسا ان سے اتّصال کیا کہ گویا ان میں اتر آیا اور دوسرے یہ کہ بنی نوع کی زوجیت کا وہ جوڑ جو حوّا اور آدم میں باہمی محبت اور ہمدردی کے ساتھ مستحکم کیا گیا تھا ان میں سب سے زیادہ چمکایا گیا اسی تحریک سے ان کو بیویوں کی طرف بھی رغبت ہوئی اور یہی ایک اول علامت اس بات کی ہے کہ ان میں بنی نوع کی ہمدردی کا مادہ ہے اور اسی کی طرف وہ حدیث اشارہ کرتی ہے جس کے یہ الفاظ ہیں کہ خَیۡرُکُمۡ خَیۡرُکُمۡ بِاَھۡلِہٖ یعنے تم میں سے سب سے زیادہ بنی نوع کے ساتھ بھلائی کرنے والا وہی ہوسکتا ہے کہ پہلے اپنی بیوی کے ساتھ بھلائی کرے مگر جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ ظلم اور شرارت کا برتاؤ رکھتا ہے ممکن نہیں کہ وہ دوسروں کے ساتھ بھی بھلائی کر سکے کیونکہ خدا نے آدم کو پیدا کر کے سب سے پہلے آدم کی محبت کا مصداق اس کی بیوی کو ہی بنایا ہے۔ پس جو شخص اپنی بیوی سے محبت نہیں کرتا اور یا اس کی خود بیوی ہی نہیں وہ کامل انسان ہونے کے مرتبہ سے گرا ہوا ہے اور شفاعت کی دو شرطوں میں سے ایک شرط اس میں مفقود ہے۔ اس لئے اگر عصمت اس میں پائی بھی جائے تب بھی وہ شفاعت کرنے کے لائق نہیں لیکن جو شخص کوئی بیوی نکاح میں لاتا ہے وہ اپنے لئے بنی نوع کی ہمدردی کی بنیاد ڈالتا ہے کیونکہ ایک بیوی بہت سے رشتوں کا موجب ہو جاتی ہے اور بچے پیدا ہوتے ہیں ان کی بیویاں آتی ہیں اور بچوں کی نانیاں اور بچوں کے ماموں وغیرہ ہوتے ہیں اور اس طرح پر ایسا شخص خواہ نخواہ محبت اور ہمدردی کا عادی ہو جاتا ہے اور اس کی اس عادت کا دائرہ وسیع ہو کر سب کو اپنی ہمدردی سے حصہ دیتا ہے لیکن جو لوگ جوگیوں کی طرح نشوونما پاتے ہیں ان کو اس عادت کے وسیع کرنے کا کوئی موقع نہیں ملتا۔ اس لئے ان کے دل سخت اور خشک رہ جاتے ہیں۔

(عصمت انبیاء، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 660-661)

## ارشادِ باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنۡھَا زَوۡجَھَا وَبَثَّ مِنۡھُمَا رِجَالًا کَثِیۡرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِہٖ وَالۡاَرۡحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیۡکُمۡ رَقِیۡبًا ﴿۲﴾

(النساء:2)

ترجمہ: اے لوگو! اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں میں سے مردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلا دیا۔ اور اللہ سے ڈرو جس کے نام کے واسطے دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رحموں (کے تقاضوں) کا بھی خیال رکھو۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔

## فرمان خلیفہ وقت

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی نسل کو اپنے مقصد پیدائش کے قریب رکھنے بلکہ اس کا حق ادا کرنے کے لئے اپنے نیک بندوں کو اس طرف توجہ دلائی کہ وہ اپنی اولاد بلکہ بیویوں کے لئے بھی دعائیں کریں۔ بلکہ بیویوں کو بھی کہا کہ اپنے خاوندوں اور اولاد کے لئے دعائیں کریں تاکہ نیکیوں کی جاگ ایک دوسرے سے لگتی چلی جائے اور نسل در نسل قائم رہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَالَّذِیۡنَ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا ھَبۡ لَنَا مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعۡیُنٍ وَّاجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِیۡنَ اِمَامًا (الفرقان:75) اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔

یہ جامع دعا ہے کہ آنکھوں کی ٹھنڈک بنا، ایک دوسرے کے لئے بھی اور اپنی اولاد میں سے بھی ایسی اولاد ہمیں عطا کر جو آنکھوں کی ٹھنڈک بنے اور جب اللہ تعالیٰ یہ دعا سکھاتا ہے کہ آنکھوں کی ٹھنڈک مانگو تو اللہ تعالیٰ کے ان لامحدود فضلوں کی دعا مانگی گئی ہے جس کا علم انسان کو نہیں، خدا تعالیٰ کو ہے جس کا انسان احاطہ ہی نہیں کرسکتا۔ اور میاں بیوی اور اولادیں نہ صرف اس دنیا میں ان نیکیوں پر قدم مار کر جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بتائی ہیں ایک دوسرے کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنتے ہیں بلکہ مرنے کے بعد بھی ان نیکیوں کی وجہ سے جو انسان اس دنیا میں کرتا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں اپنے انعامات سے نوازتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 14 نومبر 2008ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

## اس شمارہ میں


- کچھ ہو گئے فرعون، کچھ ہامان ہو گئے (منظوم)
- احکام خداوندی
- دُعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)
- کلمات فارسی از ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
- اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں خلافت خامسہ کا عظیم الشان کردار
- کیا، کیسے اور کہاں لکھا جائے؟
- میرے ابا جان پروفیسر عبدالرشید غنی مرحوم
- عیدالفطر و عیدملن پارٹی ساؤتومے و پرنسپ
- محمد صدیق شاکر مرحوم آف بھائی گیٹ لاہور
- سیرالیون میں رمضان اور عیدالفطر کی رونقیں

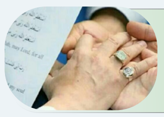

## دربارِ خلافت

# جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم تو اسلام کا غلط تاثر دینے والوں کے تاثرات کو زائل کر رہے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

ابھی دو دن پہلے یوکے (UK) جماعت کے سو سال پورے ہونے پر یہاں پارلیمنٹ ہاؤس میں ایک فنکشن تھا جس میں بیالیس پارلیمینٹیرین (Parliamentarian) شامل ہوئے، جن میں سے ڈپٹی پرائم منسٹر صاحب بھی آئے ہوئے تھے اور چھ وزراء بھی آئے ہوئے تھے اور بیس دوسرے ڈپلومیٹ اور دوسرا پڑھا لکھا ہوا طبقہ تھا۔ تو اُن کے سامنے بھی مَیں نے اسلام کی خوبصورت تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کی روشنی میں یہ بتایا کہ حقیقی اسلام کیا ہے۔ تو سب کا یہی کہنا تھا کہ تمہارے ایڈریس تو ہمیشہ کی طرح یہی ہوتے ہیں اور جماعت احمدیہ امن اور صلح کی باتیں کرتی ہے لیکن دوسرے مسلمان گروپ جو کچھ کر رہے ہیں اس سے بہر حال ہمیں پریشانی ہے۔ بعض یہ سیاستدان لوگ جو ہیں، کھل کر اظہار کر دیتے ہیں، بعض سیاسی مصلحتوں کی وجہ سے ڈر ڈر کر بات کرتے ہیں۔ لیکن بہر حال جب میں قرآنِ کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے حوالے سے بات کرتا ہوں تو یہ بہر حال اُن کو پتہ چل جاتا ہے کہ اصل اسلام کی تعلیم کیا ہے؟ بعض اتنے متاثر ہوتے ہیں، کل پرسوں کی بات ہے، ایک ملک کے سفیر مجھے کہنے لگے کہ تمہارا ہر ہر لفظ جو تھا، جو تم quote کر رہے تھے قرآن اور اُسوہ کے حوالے سے، میرے دل کے اندر جا رہا تھا۔ وہ عیسائی ہیں، اُن سے تھوڑی سی بے تکلفی بھی ہے۔ کیونکہ وہ فنکشن میں اکثر آتے ہیں، اُنہیں مَیں نے کہا کہ یہ صرف آپ کے دل میں بٹھانے کے لئے نہیں بلکہ اس پیغام کو اپنے حلقے میں بھی پھیلائیں۔ تو کہنے لگے یہ تو مَیں کرتا ہوں اور اب آئندہ بھی کروں گا۔ تو غیروں کے دلوں میں تو اثر ہوتا ہے لیکن پتھر دل مولوی ایسے ہیں جو اس پیغام کو سن کر اور ہمارے منہ سے سن کر اُن کے دل مزید پتھر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم تو اسلام کا غلط تاثر دینے والوں کے تاثرات کو زائل کر رہے ہیں اور یہ ہمارا کام ہے کہ اسلام کی خوبصورتی کو دنیا میں دکھائیں، اس لئے ہم ان شاء اللہ تعالیٰ کرتے چلے جائیں گے۔ لیکن پھر بھی مسلمان ممالک کے سیاستدان اور بعض پڑھے لکھے لوگ مُلّاں کے پیچھے چل کر احمدیوں پر اسلام کے نام پر ظلم کرتے ہیں۔ اور یہ ان کا کام ہے۔ بہر حال جس طرح ہم اپنا کام کرتے چلے جائیں گے انہوں نے بھی اپنا کام کرتے رہنا ہے اور اس بات سے ہمیں کوئی ایسی فکر نہیں ہونی چاہئے۔ جیسا کہ میں نے کہا، ہمیں تو ان سے نہ کوئی امید ہے اور نہ ہم ان کی طرف دیکھتے ہیں۔ اگر یہ انصاف سے حکومت چلائیں گے اور ظلم کو روکیں گے تو اللہ تعالیٰ کے حکم کو مان کر اُس کے اجر کے مستحق ٹھہریں گے۔ ہمارا خدا تو ہمارے ساتھ ہے۔ وہ تو ہمیں تسلی دلانے والا ہے اور دلاتا ہے اور حفاظت کرتا ہے۔ ورنہ جیسا کہ پہلے بھی کئی دفعہ میں کہہ چکا ہوں ان کے منصوبے تو بڑے خطرناک ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو ہمیں اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی اپنے وعدے کے مطابق نوازے گا، ان شاء اللہ۔ لیکن ظلم کرنے والوں کی پکڑ کے سامان بھی ہوں گے اور ضرور ہوں گے۔ ان شاء اللہ۔ پس ہمیں کسی دنیاوی حکومت کی طرف دیکھنے کی بجائے خدا تعالیٰ کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اُس کے منہ کی طرف دیکھتے ہوئے، اُس کے حکموں پر چلنے کی ضرورت ہے۔ باقی رہا یہ کہ مذہب کے ٹھیکیداروں کا یہ اعلان کہ جو ہمارے کہنے کے مطابق نہیں کرتا اور ہمارے پیچھے نہیں چلتا، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دھتکارا ہوا ہے اور جہنمی ہے۔ اس لئے اپنے لوگوں کو یہ کھلی چھٹی دیتے ہیں کہ جو چاہے ان لوگوں سے کرو۔ تم جو چاہے احمدیوں سے کرو، تمہیں کوئی پوچھنے والا نہیں۔ اور یہی کچھ عملاً ہو بھی رہا ہے کہ حکومت جو قانون کی بالا دستی کا دعویٰ کرتی ہے احمدیوں پر ظلموں پر نہ صرف یہ کہ کچھ نہیں کرتی بلکہ اُلٹا ظالم کا ساتھ دیتی ہے۔

... پس ہر احمدی جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہو کر مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آیا ہے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا تابع فرمان ہے۔ مسلمان بھی یقینا ہے اور پکّا مسلمان ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والا بھی ہے۔ اُس کے مسلمان ہونے پر کسی اسمبلی یا سیاسی حکومت کی مہر کی ضرورت نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ مسلمان ہے جو ان آیات کے مطابق جو مَیں نے تلاوت کی ہیں یہ اعلان کرے کہ مَیں مسلمان ہوں۔ فرمایا کہ مَنْ اَسْلَمَ وَجْھَہٗ لِلّٰہِ۔ جو کوئی بھی اپنی تمام تر توجہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف پھیر کر اس کا اعلان کر دے کہ میں مسلمان ہوں تو یہی لوگ مسلمان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ نہیں فرمایا کہ کوئی دوسرا یہ اعلان کرے کہ تم مسلمان ہو یا نہیں ہو، بلکہ ہر فرد اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا تابع بنا کر پھر اعلان کرے کہ مَیں اپنی مرضی سے مسلمان ہونے کا اعلان کرتا ہوں اور ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے جو ذمہ داری خدا تعالیٰ نے مجھ پر ڈالی ہے اُسے اُٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ اور پھر دعویٰ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَھُوَمُحْسِنٌ۔ وہ احسان کرنے والا ہو۔ وہ تمام اعمال احسن طریق پر بجالائے جن کے کرنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ یہ ذمہ داری ہے جو اُٹھانی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا ہے۔ اور ہر اُس برائی سے بچے جس سے رکنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اگر یہ حالت ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر پھر ایسے شخص پر پڑے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم ایسے ہو تو تم میں کسی قسم کا خوف اور غم نہیں ہونا چاہئے۔ نیک اعمال پچھلے گناہوں سے بھی مغفرت کے سامان کر رہے ہوں گے اور نیک اعمال کا تسلسل اور باقاعدگی، برائیوں سے بچنا اور دین کو دنیا پر مقدم کرنا، آئندہ کی غلطیوں سے بھی ایک مومن کو بچا رہے ہوں گے۔ خوف اور غم سے دُور رکھنے والے ہوں گے۔

(خطبہ جمعہ 14/ جون 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

# کچھ ہو گئے فرعون، کچھ ہامان ہو گئے

کچھ ہو گئے فرعون، کچھ ہامان ہو گئے
جنت بدر ہوئے تو کیا انسان ہو گئے

فطرت پہ اپنی جن کو بنایا خدا نے آپ
بندے وہ اُس خدا سے ہی انجان ہو گئے

یزداں سے بول چال پہ پہرے بٹھا دیئے
پھر مردہ روح، جسم بھی بے جان ہو گئے

جب تیرگی کے سائے زمانے پہ چھا گئے
اوجھل زمیں سے نور کے فاران ہو گئے

ہلچل مچی پھر عرش پہ، رحمت کے در کھلے
اور آمدِ مسیح کے سامان ہو گئے

ظلمت کدے میں دہر کے پھوٹی شعاعِ نور
روشن ہمارے بام و در، دالان ہو گئے

ہم نے تو اُس کو مان کے چُن لی رہِ نجات
اور زندگی کے راستے آسان ہو گئے

تم بے نصیب رہ گئے انکار کے اسیر
تاریکیوں میں بے سروسامان ہو گئے

تم نفرتوں کی آگ میں جل جل کے مر گئے
ہم الفتوں کے شہر کے سلطان ہو گئے

ہم اُس کے، وہ ہمارا ہوا دلربا وجود
جب سے وفا کے باہمی پیمان ہو گئے

بے آسرا، بے رہنما، بے پیر تم رہے
ہم لوگ زیرِ سایۂ رحمان ہو گئے

ضیاء اللہ مبشر

صبیحہ محمود۔ جرمنی

# احکام خداوندی

اللہ کے احکام کی حفاظت کرو (الحدیث)

قسط نمبر 40

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح)

## طلاق (حصہ 2)

### چھونے سے قبل اگر طلاق ہو تو کوئی عدّت نہیں

• یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نَکَحۡتُمُ الۡمُؤۡمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقۡتُمُوۡهُنَّ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَمَسُّوۡهُنَّ فَمَا لَکُمۡ عَلَیۡهِنَّ مِنۡ عِدَّةٍ تَعۡتَدُّوۡنَهَا ۚ (الاحزاب:50)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر اِس سے پہلے انہیں طلاق دے دو کہ تم نے انہیں چھُوا ہو تو ان کے اوپر تمہاری طرف سے کوئی عدت نہیں جس کا تم شمار رکھو۔

### مطلقہ عورتیں تین حیض تک اپنے آپ کو روکے رکھیں

• وَالۡمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصۡنَ بِاَنۡفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوۡٓءٍ ؕ

(البقرہ:229)

اور مطلّقہ عورتوں کو تین حیض کی مدت تک اپنے آپ کو روکے رکھنا ہوگا۔

### مطلقہ عورت اپنے رحم میں مخفی چیز کو نہ چھپائے

• وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنۡ یَّکۡتُمۡنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیۡۤ اَرۡحَامِهِنَّ اِنۡ کُنَّ یُؤۡمِنَّ بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ (البقرہ:229)

اور ان کے لئے جائز نہیں، اگر وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتی ہیں کہ وہ اس چیز کو چھپائیں جو اللہ نے ان کے رِحموں میں پیدا کر دی ہے۔

### باہمی اصلاح کی صورت میں عدّت کے اندر خاوند کو اپنی بیوی حق زوجیت میں واپس لینے کی اجازت

• وَبُعُوۡلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ اِنۡ اَرَادُوۡۤا اِصۡلَاحًا

(البقرہ:229)

اور اس صورت میں ان کے خاوند زیادہ حقدار ہیں کہ انہیں واپس لے لیں اگر وہ اصلاح چاہتے ہیں۔

### دو دفعہ طلاق دے کر رجوع کیا جا سکتا ہے

• اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمۡسَاكٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِیۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ

(البقرہ:230)

طلاق دو مرتبہ ہے۔ پس (اس کے بعد) یا تو معروف طریق پر روک رکھنا ہے یا احسان کے ساتھ رخصت کرنا ہے۔

### تیسری طلاق کے بعد، عورت، مرد کے لئے حلال نہیں جب تک وہ کسی اور مرد سے نکاح کر کے فراغت نہ حاصل کر لے

• فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنۡۢ بَعۡدُ حَتّٰی تَنۡکِحَ زَوۡجًا غَیۡرَهٗ ؕ فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡهِمَاۤ اَنۡ یَّتَرَاجَعَاۤ اِنۡ ظَنَّاۤ اَنۡ یُّقِیۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ یُبَیِّنُهَا لِقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ

(البقرہ:231)

پھر اگر وہ (مَرد) اسے طلاق دے دے تو اس کے لئے اس کے بعد پھر اُس مَرد کے نکاح میں آنا جائز نہیں ہوگا یہاں تک کہ وہ اس کے سوا کسی اور شخص سے شادی کر لے۔ پھر اگر وہ (بھی) اسے طلاق دے دے تو پھر ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ایک دوسرے کی طرف رجوع کریں، اگر وہ یہ گمان رکھتے ہوں کہ (اس مرتبہ) وہ اللہ کی (مقررہ) حدود کو قائم رکھ سکیں گے۔ اور یہ اللہ کی (مقررہ) حدود ہیں جنہیں وہ ان لوگوں کی خاطر خوب کھول کھول کر بیان کر رہا ہے جو علم رکھتے ہیں۔

### عدّت پوری کرنے کے بعد عورتوں کو نکاح کرنے کی اجازت

• وَاِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعۡضُلُوۡهُنَّ اَنۡ یَّنۡکِحۡنَ اَزۡوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوۡا بَیۡنَهُمۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ

(البقرہ:233)

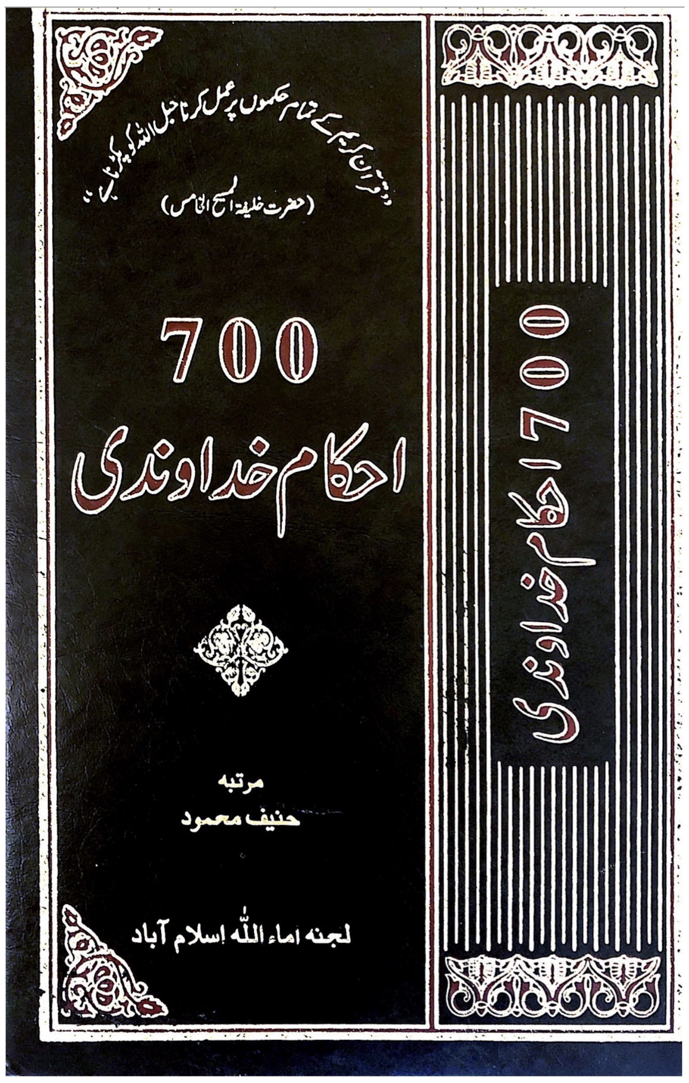


اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی میعاد پوری کر لیں، تو انہیں اس بات سے نہ روکو کہ وہ اپنے (ہونے والے) خاوندوں سے شادی کر لیں، جب وہ معروف طریق پر آپس میں اس بات پر رضامند ہو جائیں۔

### طلاق کی صورت میں دیئے گئے مال کو واپس لینے کی ممانعت

• وَلَا یَحِلُّ لَکُمۡ اَنۡ تَاۡخُذُوۡا مِمَّاۤ اٰتَیۡتُمُوۡهُنَّ شَیۡـًٔا اِلَّاۤ اَنۡ یَّخَافَاۤ اَلَّا یُقِیۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰهِ (البقرہ:230)

اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم اُس میں سے کچھ بھی واپس لو جو تم انہیں دے چکے ہو۔ سوائے اس کے کہ وہ دونوں خائف ہوں کہ وہ اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے۔

• وَاِنۡ اَرَدۡتُّمُ اسۡتِبۡدَالَ زَوۡجٍ مَّکَانَ زَوۡجٍ ۙ وَّاٰتَیۡتُمۡ اِحۡدٰهُنَّ قِنۡطَارًا فَلَا تَاۡخُذُوۡا مِنۡهُ شَیۡـًٔا

(النساء:21)

اور اگر تم ایک بیوی کو دوسری بیوی کی جگہ تبدیل کرنے کا ارادہ کرو اور تم ان میں سے ایک کو ڈھیروں مال بھی دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔

(700 احکام خداوندی از حنیف احمد محمود صفحہ 324 تا 327)

---

### دعا کا تحفہ

#### عذاب الٰہی سے بچنے، مغفرت، نیک انجام اور وعدہ الٰہی پورا ہونے اور روز قیامت رسوائی سے بچنے کی دعا

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ جب یہ دعائیہ آیات اُتریں تو نبی کریم ﷺ نے روتے روتے نماز شروع کر دی۔ حضرت بلالؓ آپؐ کو نماز کی اطلاع کرنے آئے تو رونے کا سبب پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا آج رات مجھ پر یہ آیات اتری ہیں اور فرمایا بڑا بد بخت وہ شخص ہے جو یہ آیات پڑھے اور ان پر تدبر نہ کرے۔ روایات سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ روزانہ رات کے وقت ان آیات کی تلاوت کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ آل عمران کی آخری آیات رات کو پڑھنے والے کے لئے رات بھر کے قیام کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ (تفسیر قرطبی جلد 4 صفحہ 31)

رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبۡحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۲﴾ (آل عمران:192)

(قرآنی دعائیں از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 8)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

حسنیٰ مقبول احمد۔امریکہ

# دُعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)

قسط 31

## جب انسان دعا کر کے تھک جاتا ہے تو خدا تعالیٰ پر بدظنی کر کے بے ایمان ہوجاتا ہے آخر دہریہ ہوکرمرتا ہے

خدا تعالیٰ پر سچا ایمان ہو تو انسان ان مشکلاتِ دنیا سے نجات پا سکتا ہے کیونکہ وہ دردمندوں کی دعاؤں کو سن لیتا ہے مگر اس کے لئے یہ شرط ہے کہ دعائیں مانگنے سے انسان تھکے نہیں تو کامیاب ہوگا۔ اگر تھک جائے گا تو نری ناکامی نہیں بلکہ ساتھ بے ایمانی بھی ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے بدظن ہوکر سلبِ ایمان کر بیٹھے گا۔مثلاً ایک شخص کو اگر کہا جاوے کہ تو اس زمین کو کھود۔خزانہ نکلے گا مگر وہ دو چار پانچ ہاتھ کھودنے کے بعد اسے چھوڑ دے اور دیکھے کہ خزانہ نہیں نکلا تو وہ اس نامرادی اور ناکامی پر ہی نہ رہے گا بلکہ بتانے والے کو بھی گالیاں دے گا۔ حالانکہ یہ اس کی اپنی کمزوری اور غلطی ہے جو اس نے پورے طور پر نہیں کھودا۔ اسی طرح جب انسان دعا کرتا ہے اور تھک جاتا ہے تو اپنی نامرادی کو اپنی سستی اور غفلت پر تو حمل نہیں کرتا۔ بلکہ خدا تعالیٰ پر بدظنی کرتا ہے اور آخر بے ایمان ہوجاتا ہے اور آخر دہریہ ہوکر مرتا ہے۔

(ملفوظات جلد7 صفحہ 23 ایڈیشن 1984ء)

## دعاؤں کی قبولیت کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر تبدیلی پیدا کرے

دعائیں کرتے رہو۔ بجز اس کے انسان مکر اللہ سے بچ نہیں سکتا۔مگر دعاؤں کی قبولیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے۔ اگر بدیوں سے نہیں بچ سکتااور خدا تعالیٰ کی حدود کو توڑتا ہے تو دعاؤں میں کوئی اثر نہیں رہتا۔

(ملفوظات جلد7 صفحہ 27ایڈیشن 1984ء)

## نماز کے بعد دعا

میں دیکھتا ہوں کہ آج کل لوگ جس طرح نماز پڑھتے ہیں وہ محض ٹکریں مارنا ہے۔ ان کی نماز میں اس قدر بھی رقّت اور لذّت نہیں ہوتی جس قدر نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا میں ظاہر کرتے ہیں۔ کاش یہ لوگ اپنی دعائیں نماز میں ہی کرتے۔ شاید ان کی نمازوں میں حضور اور لذّت پیدا ہوجاتی۔ اس لئے میں حکمًا آپ کو کہتا ہوں کہ سردست آپ بالکل نماز کے بعد دعا نہ کریں۔اور وہ لذّت اور حضور جو دعا کے لئے رکھا ہے۔ دعاؤں کو نماز میں کرنے سے پیدا کریں۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ نماز کے بعد دعا کرنی منع ہے۔لیکن میں چاہتا ہوں کہ جب تک نماز میں کافی لذّت اور حضور پیدا نہ ہو نماز کے بعد دعا کرنے میں نماز کی لذت کو مت گنواؤ۔ ہاں جب یہ حضور پیدا ہوجاوے تو کوئی حرج نہیں۔سو بہتر ہے نماز میں دعائیں اپنی زبان میں مانگو جو طبعی جوش کسی کی مادری زبان میں ہوتا ہے وہ ہرگز غیر زبان میں پیدا نہیں ہوسکتا۔سو نمازوں میں قرآن اور ماثورہ دعاؤں کے بعد اپنی ضرورتوں کو برنگِ دُعا اپنی زبان میں خدا تعالیٰ کے آگے پیش کرو تا کہ آہستہ آہستہ تم کو حلاوت پیدا ہوجائے۔سب سے عمدہ دعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی اور گناہوں سے نجات حاصل ہو کیونکہ گناہوں ہی سے دل سخت ہوجاتا اور انسان دنیا کا کیڑا بن جاتا ہے۔ ہماری دعا یہ ہونی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو جو دل کو سخت کر دیتے ہیں دُور کردے اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے۔

(ملفوظات جلد7 صفحہ 38-39 ایڈیشن 1984ء)

## خدا تعالیٰ ایک تعلق چاہتا ہے بغیر تعلق کے دعا نہیں ہوسکتی

خدا تعالیٰ کی محبت کے لئے جو اخلاص اور درد ہوتا ہے اور ثابت قدمی اس کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے وہ انسان کو بشریت سے الگ کر کے الوہیت کے سایہ میں لاڈالتا ہے۔ جب تک اس کی حد تک درد اور عشق نہ پہنچ جائے کہ جس میں غیر اللہ سے محویت حاصل ہوجائے اس وقت تک انسان خطرات میں پڑا رہتا ہے۔ ان خطرات کا استیصال بغیر اس امر کے مشکل ہوتا ہے کہ انسان غیر اللہ سے بکلّی منقطع ہوکر اسی کا ہوجائے اور اُس کی رضا میں داخل ہونا بھی محال ہوتا ہے اور اس کی مخلوق کے لئے ایسا درد ہونا چاہیئے جس طرح ایک نہایت ہی مہربان والدہ اپنے ناتواں پیارے بچے کے لئے دل میں سچا جوش محبت رکھتی ہے۔ خدا تعالیٰ ایک تعلق چاہتا ہے اور اس کے حضور میں دعا کرنے کے لئے تعلق کی ضرورت ہے۔ بغیر تعلق کے دُعا نہیں ہوسکتی۔ پہلے بزرگوں کی بھی اس قسم کی باتیں چلی آئی ہیں کہ جن سے دعا کرنے والوں کو دُعا کرانے سے پہلے تعلق ثابت کرنے کی تاکید کی۔خوانخواہ بازار میں چلتے ہوئے کسی بے تعلق کو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ تو میرا دوست ہے اور نہ ہی اس کے لئے دردِ دل پیدا ہوتا ہے اور نہ ہی جوش دعا پیدا ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق اس طرح نہیں ہوسکتا کہ انسان غفلت کاریوں میں بھی مبتلا رہے اور صرف منہ سے دم بھرتا رہے کہ میں نے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرلیا ہے۔ اکیلے بیعت کا اقرار اور رسلسلہ میں نام لکھ لینا ہی خدا تعالیٰ سے تعلق پر کوئی دلیل نہیں ہوسکتی۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق کے لئے ایک محویت کی ضرورت ہے۔ ہم بار بار اپنی جماعت کو اس بات پر قائم ہونے کے لئے کہتے ہیں کیونکہ جب تک دنیا کی طرف سے انقطاع اور اس کی محبت دلوں سے ٹھنڈی ہوکر اللہ تعالیٰ کے لئے فطرتوں میں طبعی جوش اور محویت پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک ثبات میسر نہیں آسکتا۔بعض صوفیوں نے لکھا ہے کہ صحابہؓ جب نمازیں پڑھا کرتے تھے تو انہیں ایسی محویت ہوتی تھی کہ جب فارغ ہوتے تو ایک دوسرے کو پہچان بھی نہ سکتے تھے۔جب انسان کسی اور

جگہ سے آتا ہے تو شریعت نے حکم دیا ہے کہ وہ آکر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہے۔ نماز سے فارغ ہونے پر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہنے کی حقیقت یہی ہے کہ جب ایک شخص نے نماز کا عقد باندھا اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا تو وہ گویا اس عالم سے نکل گیا اور ایک نئے جہان میں جا داخل ہوا۔ گویا ایک مقام محویت میں جا پہنچا۔ پھر جب وہاں سے واپس آیا تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہہ کر آن ملا۔ لیکن صرف ظاہری صورت کافی نہیں ہوسکتی جب تک دل میں اس کا اثر نہ ہو۔ چھلکوں سے کیا ہاتھ آسکتا ہے۔محض صورت کا ہونا کافی نہیں۔ حال ہونا چاہیئے۔ علّت غائی حال ہی ہے۔مطلق قال اور صورت جس کے ساتھ حال نہیں ہوتا وہ تو الٹی ہلاکت کی راہیں ہیں۔ انسان جب حال پیدا کرلیتا ہے اور اپنے حقیقی خالق و مالک سے ایسی سچی محبت اور اخلاص پیدا کرلیتا ہے کہ بے اختیار اس کی طرف پرواز کرنے لگتا ہے اور ایک حقیقی محویت کا عالم اس پر طاری ہوجاتا ہے تو اس وقت اس کیفیت سے انسان گویا سلطان بن جاتا ہے اور ذرہ ذرہ اس کا خادم بن جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد7 صفحہ 42-43 ایڈیشن 1984ء)

## نماز میں تضرع اور ابتہال سے بھری ہوئی دعا ہی نماز کا معراج ہے

اصل انوار تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں اور نبی ہو یا کوئی اَور، سب خدا تعالیٰ سے انہیں حاصل کرتے ہیں۔ سچے نبی کی یہی علامت ہے کہ وہ اس روشنی کی حفاظت بذریعہ استغفار کے کرے۔ استغفار کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ موجودہ نور جو خدا تعالیٰ سے حاصل ہوا ہے وہ محفوظ رہے اور زیادہ اَور ملے۔ اسی کی تحصیل کے لئے پنجگانہ نماز بھی ہے تا کہ ہر روز دل کھول کھول کر اس روشنی کو خدا تعالیٰ سے مانگ لیوے جسے بصیرت ہے وہ جانتا ہے کہ نماز ایک معراج ہے اور وہ نماز ہی کی تضرع اور ابتہال سے بھری ہوئی دعا ہے جس سے یہ امراض سے رہائی پا سکتا ہے۔

(ملفوظات جلد7 صفحہ 124-125 ایڈیشن 1984ء)

محمود احمد طلحہ۔ مربی سلسلہ و استاد جامعہ احمدیہ یو کے

# کلمات فارسی از ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ

قسط 6

م

ے مَن تُوشُدَمْ تُومَن شُدِیْ، مَن تَنْ شُدَمْ تُوجَاں شُدِیْ
تاکَسْ نَہ گُوْیَدْ بَعْد اَزِیں مَن دِیْگَرَمْ تُو دِیْگَرِی

ترجمہ:۔ میں تو بن گیا ہوں تو میں بن گیا ہے میں تن ہوں اور تو جان ہے پس اس کے بعد کوئی نہیں کہہ سکتا کہ میں اور ہوں اور تو کوئی اور۔

ے مَرْدَانِ خُدَا، خُدَا نَبَاشَنْد
لِیکِن زِ خُدَا جُدَا نَبَاشَنْد

ترجمہ:۔ خدا کے بندے خدا تو نہیں ہوتے، لیکن خدا سے جدا بھی نہیں ہوتے۔

ے مَرْدَانِ خُدَا خُدَا نَہ بَاشَنْد
لِیْکِن اَزْخُدَا جُدَا نَہ بَاشَنْد

ترجمہ:۔ خدا کے بندے خدا تو نہیں ہوتے لیکن خدا سے جدا بھی نہیں ہوتے۔

ے مَکُن تَکْیَہ بَرعُمرِ نَاپَائیدَار
مَبَاش اَیْمَن اَزْ بَازِیِ رُوْزگَار

ترجمہ:۔ بے ثبات زندگی پر بھروسا نہ رکھو۔ زمانہ کی چالوں سے بے فکرمت رہو۔

ع مَرْدآخِرْبِیں مُبَارَکْ بَنْدِہ اِیسْت

ترجمہ:۔ عاقبت اندیش آدمی خوش قسمت ہوتا ہے۔

ے مَرْد بَایَدْ کِہ گِیْرَدْ اَنْدَرْ گُوْش
گَرْ نَوِشْت اَسْت پَنْد بَرْ دِیْوَار

ترجمہ:۔ انسان کو چاہئے کہ کان میں ڈال لے اگرچہ نصیحت دیوار پر لکھی ہو۔

ے مَرَا بِمُرْدِعَدُوْ جَائے شَادِمَانِی نِیست
کِہ زِنْدِگَانِیِ مَا نِیز جَاوِدَانِی نِیست

ترجمہ:۔ میرے لیے دشمن کی وفات خوشی کا موقع نہیں ہے۔ اس لئے کہ ہماری زندگی میں بھی ہمیشگی نہیں ہے۔

ع مَرَا بِمَرگِ عَدُوْ جَائے شَادِمَانِی نِیست

ترجمہ:۔ میرے لیے دشمن کی وفات خوشی کا موقع نہیں ہے۔

ع مَگرنَشَنِیْدِہ اِیْ کِہ خُدَا دَارِیْ چِہ غَمْ دَارِی

ترجمہ:۔ کیا تو نے نہیں سنا ہے، کہ جب خدا تیرا ہے تو تجھے کیا غم ہوسکتا ہے۔

ے مَن آنْگِہْ سَرِ تَاجْوَرْ دَاشْتَمْ
کِہْ بَرْ فَرْقْ ظِلِّ پِدَرْ دَاشْتَمْ

ترجمہ:۔ میرا سر اس وقت ایک بادشاہ کا سر تھا جب میں اپنے سر پر باپ کا سایہ رکھتا تھا۔

ع مُوْیِ سِفِیْد اَزْ اَجَلْ آرَدْ پَیَام

ترجمہ:۔ سفید بال مرگ کا پیغام لاتے ہیں۔

ے مَا بِدَاں مَنْزِلِ عَالِیْ نَتَوَانِیْم رَسِیْد
بَاں اَگَرْلُطْفِ شُمَا پِیْش نِہَدْ گَامِے چَنْد

ترجمہ:۔ ہم اس عالی بارگاہ تک نہیں پہنچ سکتے سوائے اس کے کہ تو خود مہربانی سے چند قدم آگے بڑھ آئے۔

فارسی جملہ۔ مُرَادْ اَزْعِلْم یَقِیْنْ اَسْت۔ ظُنُوْنْ رَاعِلْم نِمے گُوْیَنْد۔اِیْنَاں اِتّبَاعِ ظَنْ مِیْکُنَنْد

ترجمہ:۔ علم سے مراد یقین ہے۔ گمان کو علم نہیں کہا جاتا۔ یہ لوگ گمان کی پیروی کرتے ہیں۔

ے مَن ذَرَّہْ نَہ آفْتَابَمْ ہَمِہ اَزْ آفْتَابْ گُوْیَمْ
نَہ شَبَمْ نَہ شَبْ پَرَسْتَمْ کِہ حَدِیْثِ خَوابْ گُوْیَمْ

ترجمہ:۔ میں آفتاب کا ٹکڑا ہوں آفتاب کی ہی باتیں کرتا ہوں، میں رات ہوں نہ رات کا پجاری کہ خواب کی باتیں کروں۔

ے مُنْعِمْ بِکُوْہ و دَشْت و بِیَابَاں غَرِیْب نِیْست
ہَرجَاکِہْ رَفْت خَیْمِہْ زَدْ و خَوابْگَاہْ سَاخْت

ترجمہ:۔ دولتمند پہاڑ، جنگل اور بیاباں میں اجنبی نہیں ہوتا۔ جہاں بھی گیا خیمہ لگایا اور خوابگاہ بنالی۔

ے مَنَازْ بَرْکُلَہِ سَبْز و خِرْقِہْ پَشْمِیْن
کِہْ زِیْرِدَلْقِ مُلَمَّع فَرِیْب بَا بَاشَدْ

ترجمہ:۔ سبز کلاہ اور اونی خرقہ پر ناز نہ کر کہ نمائشی گدڑی کے نیچے بہت سے فریب ہوتے ہیں۔

ے مَکُنْ شَادِمَانِیْ بِمَرْگِ کَسِے
کِہْ دَہْرَتْ پَسْ اَزْوَے نَمَانَدْ بَسِے

ترجمہ:۔ کسی کی موت پر خوشی مت مناؤ کیونکہ اس کے بعد تیری زندگی کا عرصہ بھی زیادہ باقی نہیں رہے گا۔

ے مَنْ نِیْسْتَمْ رَسُوْل ونَیَاوَرْدِہْ اَمْ کِتَابْ
ہَاں مُلْہَمْ اَسْتَمْ و زِ خُدَاوَنْد مُنْذِرَمْ

ترجمہ:۔ میں رسول نہیں ہوں اور کتاب نہیں لایا ہوں۔ ہاں ملہم ہوں اور خدا کی طرف سے ڈرانے والا۔

ن

ے نامِ اَحمد نَامِ جُمْلِہ اَنبیاء اَسْت
چُوْں بِیَآمَدْ صَدْ نَوَدْ ہَم پِیْش مَا اَسْت

ترجمہ:۔ احمد کا نام سب نبیوں کے نام کا مجموعہ ہے، جب سو 100 کا ہندسہ آ گیا تو نوے 90 بھی ہمارے سامنے ہے۔

ے نِشَانِ زِنْدِگَانِیْ تَا بِسِیْ سَال
چُوچِل آمَدْ فُرُوْ رِیْزَدْ پَرْ و بَال

ترجمہ:۔ نوجوانی کی عمر تیس سال تک ہوتی ہے جب چالیس سال ہوئے سب بال و پر جھڑ جاتے ہیں۔

ع نَہْ بِزُوْر نَہ بِزَارِیْ نَہ بِزَرْ مِے آیَدْ

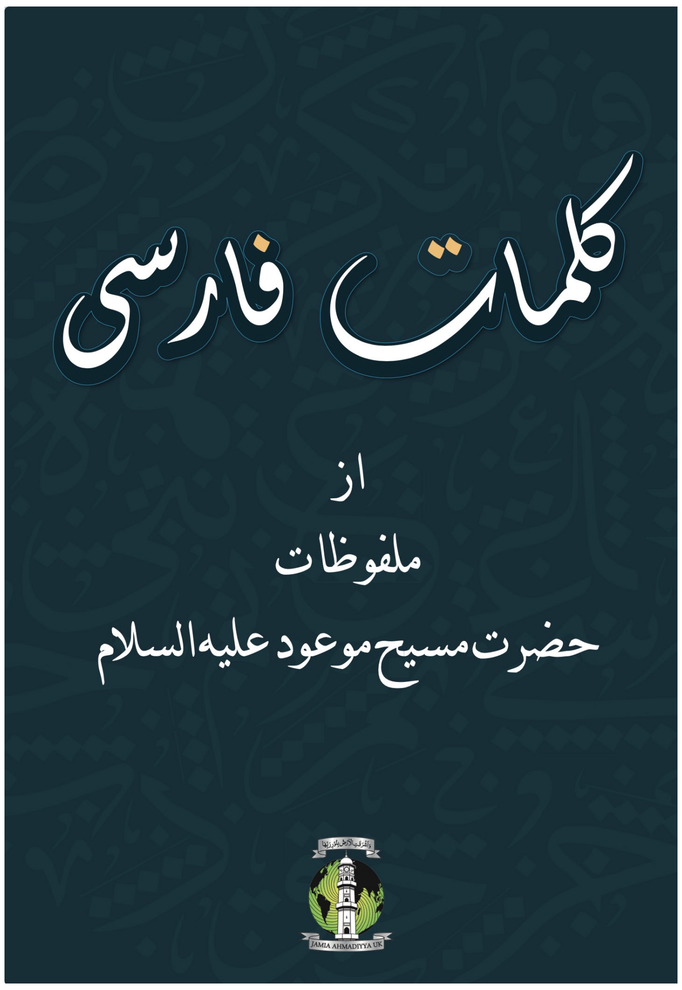


ترجمہ:۔ وہ نہ قوت اور طاقت سے، نہ رونے اور چیخنے چلانے سے اور نہ دولت خرچ کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

ے نَہ تَنْہَاعِشْق اَزْ دِیْدَار خِیْزَد
بَسَا کِیْں دَوْلَتْ اَزْ گُفْتَار خِیْزَد

ترجمہ:۔ عشق صرف دیکھنے سے ہی پیدا نہیں ہوتا بہت دفعہ یہ سعادت کلام سننے سے حاصل ہو جاتی ہے۔

ے نَتَابَدْ اَزْ رَہِ جَانَانِ خُوْد سَرِاِخْلَاص
اَگَرْچِہْ سَیْلِ مُصِیْبَتْ بِزُوْرہَا بَاشَدْ

ترجمہ:۔ وہ اپنے معشوق کی راہ میں کبھی اخلاص میں کمی نہیں آنے دیتا خواہ مصیبتوں کا طوفان کتنے ہی زوروں پر ہو۔

ے نَہ اَزْچِیْنَمْ حِکَایَتْ کُنْ نَہ اَزْرُوْم
کِہْ دَارَمْ دِلْسِتَانِے اَنْدَرِیْں بُوْم

ترجمہ:۔ تو مجھے چین اور روم کے قصے نہ سنا کیونکہ میرا محبوب اسی سر زمین میں رہتا ہے۔

ے نِکُوْئِیْ بَابَدَاں کَرْدَنْ چُنَاں اَسْت
کِہ بَدْ کَرْدَنْ بَرَائے نِیْک مَرْدَاں

ترجمہ:۔ شریروں کے ساتھ نیکی کرنا گویا شریفوں سے دشمنی کرنا ہے۔

ے نُومِیْد ہَم مَبَاش کِہْ رِنْدَانِ بَادِہْ نُوْش
نَاگَاہْ بِیِکْ خُرُوْش بِمَنْزِلْ رَسِیْدِہْ اَنْد

ترجمہ:۔ ناامید بھی نہ ہو کیونکہ (محبت الٰہی کی) شراب پینے والے رند اچانک ایک ہی نعرہ سے منزل پر پہنچ گئے ہیں۔

و

ے وَاعِظَاں کِیْں جَلْوِہْ بَرمِحْرَاب ومِنْبَرمِے کُنَنْد
چُوْں بِخَلْوَتْ مِے رَوَنْد آں کَارِ دِیْگَرْ مِے کُنَنْد

ترجمہ:۔ یہ واعظ جو کہ محراب اور منبر پر جلوہ گری کرتے ہیں۔ جب تنہائی میں جاتے ہیں تو دوسرا کام کرتے ہیں۔ (یعنی تنہائی میں خلاف شریعت کام کرتے ہیں)

ے وَاہْ کِہْ گَرْمُرْدِے بَاز گَرْدِیْدِے
دَرْمیَانِ قَبِیْلَہْ وپَیْوَنْد

ترجمہ:۔غضب ہوجاتا اگرمردہ اپنے خاندان اور برادری کے گھر واپس آجاتا۔

## ہ

ے ہَمْ خُدَا خَواہِیْ وَ ہَمْ دُنْیَائے دُوْں
اِیْں خَیَالْ اَسْت ومَحَالْ اَسْت وجُنُوْں

ترجمہ:۔تو خدا کا طالب بھی بنتا ہے اور حقیر دنیا کا بھی۔یہ محض وہم ہے،ناممکن ہے،دیوانگی ہے۔

ع ہَرْ کَمَالِے رَا زَوَالِے

ترجمہ:۔ ہرعروج کو (ایک دن) زوال ہے۔

ع ہَرْچِہْ دَارِیْ خَرْچ کُنْ دَرْ رَاہِ اُوْ

ترجمہ:۔ جو کچھ تیرے پاس ہے اس کی راہ میں خرچ کر دے۔

ے ہَاں مَشَوْ مَغْرُوْر بَرْ حِلْمِ خُدَا
دِیْر گِیْرَدْ سَخْت گِیْرَدْ مَرْ تُرَا

ترجمہ:۔خبردار خدا کی بُردباری پر مت اِترانا، وہ پکڑتا تو دیر سے ہے مگرسخت پکڑتا ہے۔

ع ہِمَّت بُلَنْد دَارْ کِہ دَادَارِکِرْدِگَار

ترجمہ:۔توعالی حوصلہ بن، کیونکہ اللہ تعالیٰ (اولوالعزم لوگوں پراپنا فضل نازل کرتاہے۔)

ے ہَرْبَلَا کِیْں قَوْم رَا اُوْ دَادِہ اَسْت
زِیْرِآں یِکْ گَنْج ہَا بِنِہَادِہ اَسْت

ترجمہ:۔ ہر آزمائش جوخدا نے اس قوم کے لئے مقدر کی ہے اس کے نیچے رحمتوں کا ایک خزانہ چھپا رکھاہے۔

ے ہَرْبَلَا کِیْں قَوْم رَا حَق دَادِہ اَند
زِیْرِآں گَنْجِ کَرَم بِنِہَادِہ اَند

ترجمہ:۔ ہر آزمائش جوخدا نے اس قوم کے لئے مقدر کی ہے اس کے نیچے رحمتوں کا خزانہ چھپا رکھاہے۔

ے ہَرْبَلَا کِیْں قَوْم رَاحَقْ دَادِہْ اَسْت
زِیْرِآنْ گَنْجِ کَرَمْ بِنِہَادِہْ اَسْت

ترجمہ:۔ ہر آزمائش جوخدا نے اس قوم کے لئے مقدر کی ہے اس کے نیچے رحمتوں کا خزانہ چھپا رکھاہے۔

ے ہَفْت صَدْ ہَفْتَادْ قَالِبْ دِیدِہْ اَمْ
ہَمْچُوْسَبْزِہْ بَارْہَا رُوْئِیْدِہْ اَمْ

ترجمہ:۔ میں سات سوستر یعنی بے شمار سانچوں سے گزرا ہوں اور بار بار نباتات اور ہریاؤں کی شکل میں اگا ہوں۔

ے ہَمْچُوْسَبْزِہْ بَارْہَا رُوْئِیْدِہْ اَمْ
ہَفْت صَدْ ہَفْتَادْ قَالِبْ دِیدِہْ اَمْ

ترجمہ:۔ میں بار بار نباتات اور ہریاؤں کی شکل میں اُگا ہوں میں سات سوستر یعنی بے شمار سانچوں سے گذرا ہوں

ع ہَرْچِہْ بَادَابَادْ مَا کَشْتِیْ دَرْآبْ اَنْدَاخْتِیْم

ترجمہ:۔ ہم نے کشتی پانی میں ڈال دی ہے اب جو ہونا ہے ہو۔

ع ہَرْکِہْ عَارِفْ تَرْاَسْت تَرْسَانْ تَرْ

ترجمہ:۔ جوزیادہ واقف ہے وہی زیادہ ڈرتا ہے۔

ے ہَمِہْ رَا رُوْئے دَرِ خُدَا دِیْدَمْ
وَآنْ خُدَا بَرْہَمِہْ تُرَا دِیْدَمْ

ترجمہ:۔ میں نے سب کو خدا کی طرف متوجہ دیکھا اوران سب کےاوپر اے خدامیں نے تمہیں دیکھا۔

ع ہَرْکِہْ دَرِ اِیْزَدِیْ یَافْت بَازْ بَرْ دَرِ دِیْگَرْ نَتَاخْت

ترجمہ:جس نے خدا تعالیٰ کا در پالیاوہ پھرکسی دوسرے دروازہ کی طرف نہیں گیا۔

ع ہَرْکَسِے رَا بَہْرِ کَارِے سَاخْتَنْد

ترجمہ:۔ ہر شخص کوکسی نہ کسی کام کے لئے پیدا کیا گیاہے۔

ے ہَرْچِہْ دَانَا کُنَدْ، کُنَدْ نَادَانْ
لِیْک بَعْد اَزْخَرَابِیِٔ بِسْیَار

ترجمہ:۔ جو دانا آدمی کرتا ہے، بے وقوف بھی وہی کرتا ہے مگر بڑی خرابی پیدا کرنے کے بعد۔

ے ہَرْچِہْ دَانَا کُنَدْ، کُنَدْ نَادَانْ
لِیْک بَعْد اَزْکَمَالْ رُسْوَائِیْ

ترجمہ:۔عقل مند جو کچھ کرتا ہے بے وقوف بھی آخر وہی کرتا ہے لیکن بہت خواری اٹھانے کے بعد۔

ع ہَرْچِہْ اَزْدُوْست مِیْرَسَدْ نِیْکُوْست

ترجمہ:۔ دوست جو بھی سلوک کرے بجا ہے۔

ع ہَرْ دَرْدْ رَا دَرْمَانْ ہَسْت

ترجمہ:ہر بیماری قابل علاج ہے۔

ے ہَرْطَرَفْ کُفْراَسْت جُوْشَانْ ہَمْچُوْاَفْوَاجِ یَزِیْد
دِیْنِ حَقْ بِیْمَار و بِیْکَسْ ہَمْچُوْ زَیْنُ الْعَابِدِیْن

ترجمہ:۔افواجِ یزید کی مانند ہرطرف کفر جوش میں ہے اور دین الحق زین العابدین کی طرح بیمار وبے کس ہے۔

## ی

ع یَارِغَالِبْ شَوْکِہْ تَاغَالِبْ شَوِیْ

ترجمہ:۔توزبردست کا ساتھی بن تا تو بھی غالب بن جائے

ع یِکْ دَرْ گِیْر و مُحْکَمْ گِیْر

(مقولہ)

ترجمہ:۔ ایک در پکڑ اور مضبوطی سے پکڑ۔

ے یَا تَنْ بِرِضَائے یَارْ مِیْ بَایَدْ کَرْد
یَا قَطْعِ نَظَرْ زِ یَارْ مِیْ بَایَدْ کَرْد

ترجمہ:۔ یا تو اپنا آپ محبوب کی خوشی میں لگا دینا چاہئے یا پھر محبوب سے دھیان ہٹا لینا چاہئے۔

ع یِکِے بَرْ سَرِ شَاخ و بُنْ مِے بُرِیْد

ترجمہ:۔ ایک شخص ٹہنی کے سرے پر بیٹھا اس کی جڑ کاٹ رہا تھا۔

# ایڈیٹر کے نام خط

**•مکرمہ مبشرہ شکور۔لندن سے لکھتی ہیں۔**

مورخہ 6/ مئی 2022 کے شمارہ میں ’’نایاب ہوتے پانی کی قدر کریں‘‘ مضمون پڑھا۔ ہلکی پھلکی کہانی کی طرز پر بہت دلچسپ انداز میں خوبصورتی اور دانائی سے اہم بات سمجھائی ہے۔ بس ایک ہی نشست میں سارا مضمون پڑھ ڈالا۔ اس مضمون کو پڑھتے وقت جب فریج کا ذکر آیا کہ اس میں کیسے ٹھنڈے پانی کا حصول ممکن ہے کہ بس بٹن پریس کرنے سے کیسے آسانی سے ہمیں ٹھنڈا پانی میسر ہوتا ہے تو مجھے خیال آیا کہ جدید ایجادات نے کتنی سہولتیں دی ہوئی ہیں۔ہمیں روزمرہ ان چیزوں کو استعمال کرتے ہوئے اپنے اللہ تعالیٰ کا بہت شکر گزار ہونا چاہئے۔مثال کے طور پر جیسا کہ اس مضمون میں بھی فریج کا ذکر ہے۔ کبھی اس زمانے کا سوچیں جب یہ سہولت میسر نہیں ہوتی تھی۔ میرے اپنے کچن میں جو فریج ہے اس کے دو دروازے ہیں ایک دروازے پر پانی اور آئس کی جگہ ہے اور دوسرے دروازے پر 23 انچ بڑی ٹیبلیٹ بنی ہے، جس میں انٹرنیٹ کے ذریعہ دنیا بھر کی معلومات موجود ہیں۔موسم کا حال دیکھنا ہے یا کھانے کی کوئی ریسیپی، اسی وقت سامنے آجاتی ہے۔ ریڈیو سن سکتے ہیں، ٹی وی دیکھ سکتے ہیں واٹس ایپ کال بھی کر سکتے ہیں۔ لاک ڈاؤن میں میرے پوتے اور پوتیوں نے کلرنگ اور تصاویر کے نمونے بھی بنائے۔ پرانے وقتوں کے ٹیلیگرام اور فون سسٹم بھی یاد ہیں جو کہ بہت وقت لیتے تھے۔ لیکن اب بس ایک جادو کی سکرین ہے جسے استعمال کر کے ہر وقت خدا کا شکر ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم کمزور لوگوں کو احسن رنگ میں شکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

میں کیونکر گن سکوں تیرے یہ انعام
کہاں ممکن ترے فضلوں کا ارقام
یہ ترا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخذی الاعادی

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

# تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جا سکتا ہے

## ذاتی تجربات کی روشنی میں

قسط 48

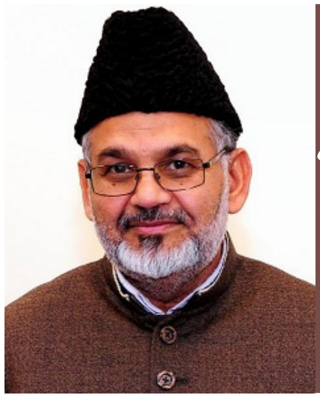

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 13 اگست 2010ء میں صفحہ 15 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ”روحانی موسم بہار لوٹنے کے بابرکت ایام...... صیام رمضان“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون میں خاکسار نے رمضان کی آمد، صوم کا مطلب، اسلامی اصطلاح میں روزے، سحری کے اوقات، روزوں کی فلاسفی، روزہ نہ رکھنے والوں کے لئے انذار اور مسائل نیز دیگر امور پر قرآن اور احادیث نبویہ حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں بیان کئے گئے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 13-19 اگست 2010ء میں خاکسار کا مضمون بعنوان ”روحانی موسم بہار لوٹنے کے بابرکت ایام۔ صیام رمضان“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے جو اوپر گزر چکا ہے۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 14تا20 اگست 2010ء کی اشاعت میں مختصراً خبر رمضان المبارک کے بارے میں دی ہے۔ ”ماہ رمضان مسلمانوں کے لئے شروع ہو رہا ہے۔“

اخبار نے لکھا کہ اس ماہ میں مسلمان روزے رکھتے ہیں۔ امام شمشاد ناصر مسجد بیت الحمید نے بتایا کہ رمضان مسلمانوں کی اخلاقی و روحانی حالت سدھارنے کے لئے آتا ہے اس لئے انسان ضبط نفس اور غرباء کی خبر گیری کا سبق بھی سیکھتا ہے۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 15اگست 2010ء صفحہ 3 پر رمضان المبارک کے بارے میں یوں خبر دی:

Chino Mosque members remember victims during Ramadan

”چینو مسجد کے ممبران (جماعت احمدیہ) رمضان میں ان لوگوں کو یاد رکھیں گے جو مئی کے مہینہ میں لاہور میں شہید ہو گئے یا زخمی ہوئے۔“

اخبار لکھتا ہے کہ احمدی مسلمانوں کے لئے یہ رمضان ہر لحاظ سے بہت اہم ہے۔ چینو کی احمدیہ مسجد جس میں جماعت احمدیہ کی ایک کثیر تعداد عبادت کرتی ہے۔ اس بابرکت مہینہ میں روزے رکھیں گے۔

رمضان جس کا مقصد یہ ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلقات بڑھائیں اور اس کے مزید قریب ہوں۔ جماعت احمدیہ کے ممبران اس مرتبہ لاہور میں شہید ہونے والے احمدیوں اور ان کی فیملیز اور زخمی لوگوں کو اپنی عبادات اور دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ یہ بات امام شمشاد نے بتائی کہ مئی 2010ء میں جماعت احمدیہ کی دو مساجد پر لاہور پاکستان میں حملہ ہوا جس کے نتیجہ میں 80 لوگ موقع پر ہی شہید ہو گئے اور ایک سو سے زائد شدید زخمی ہوئے۔ امسال ہم ان سب کے لئے بہت دعائیں کریں گے۔

اس کے بعد اخبار نے جماعت احمدیہ کے بانی کے بارے میں معلومات لکھی ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد نے قادیان انڈیا سے اس کی بنیاد رکھی۔ جماعت احمدیہ کو بہیمانہ طور پر سفاکی اور ظلموں کا نشانہ پاکستان میں بنایا جا رہا ہے صرف ان کے اس عقیدہ کی وجہ سے کہ انہوں نے مرزا غلام احمد کو مانا ہے۔

مبارکہ صادق صاحبہ جو کہ ریجنل لجنہ اماء اللہ کی صدر ہیں نے بتایا کہ جو لوگ شہید ہوئے ہیں یا زخمی ہوئے ہیں ان کے بہت سے رشتہ دار یہاں رہتے ہیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ لاہور میں ہماری مساجد پر یہ حملہ ہوا صرف عقیدہ کے اختلاف کی بنیاد پر۔ حالانکہ ہم تو کہتے ہیں کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں اور ہم ہر اس حملہ کا ردعمل یہ ہے کہ ہم صبر کرتے ہیں۔

دی سن نے اپنی اشاعت 15 اگست 2010 صفحہ A6 پر ہماری خبر اس عنوان سے دی ”چینو مسجد کے ساتھ تعلق رکھنے والے امسال پاکستان میں شہید ہونے والوں کو یاد رکھیں گے“

خبر کا متن قریباً وہی ہے جو اوپر گزر چکا ہے۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 19 اگست 2010ء صفحہ 19 پر خاکسار کا مضمون عربی میں، خاکسار کی تصویر کے ساتھ اس عنوان سے شائع کیا کہ ”ہم رمضان المبارک سے کس طرح فائدہ حاصل کر سکتے ہیں“ نفس مضمون وہی ہے جو اس سے قبل اردو اخبارات کے حوالہ سے پہلے گزر چکا ہے۔

پاکستان نیوز نے اپنی اشاعت 19تا25 اگست 2010ء میں ہمارے خلاف ایک خبر شائع کی ہے جس کا شہ سرخی یہ ہے کہ ”قادیانی مذہبی آزادی کا غلط استعمال نہ کریں، ناموس رسالتؐ پر جان قربان کرنے والے اب بھی موجود ہیں۔“

یہ خبر اور اس میں جتنے علماء کے نام لئے گئے ہیں اور اس خبر کا متن اس بات کی دلیل ہے کہ ان علماء کے پاس دلائل نہیں ہیں اور نہ ہی وہ دلائل سے بات کر سکتے ہیں، خبر میں بتایا گیا ہے کہ قادیانی امریکہ میں مذہبی آزادی سے (غلط فائدہ) فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

یہ نتیجہ ہے اس بات کا کہ انہیں یہ تکلیف ہے کہ یہاں امریکہ کے اخبارات میں ہمارے مضامین اور خبریں کیوں شائع ہو رہی ہیں۔ جیسا کہ آپ گزشتہ پڑھ چکے ہیں کہ اخبارات میں پورے پورے صفحہ کے اشتہارات شائع ہوئے جس میں حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات شائع ہوئیں۔ آپؑ کے آنے کا مقصد بیان ہوا اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ کا خلاصہ شائع کر رہا ہے۔ اس سے یہ علماء بوکھلا گئے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب پاکستان کے آئین میں انہیں شرعی طور پر غیر مسلم قرار دے دیا ہے تو مزید بحث نہیں ہو سکتی (اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ) یہ لوگ تاریخ کو ہی مسخ کر رہے ہیں نہ یہ شرعی فیصلہ تھا اور نہ ہی کسی اسمبلی کو یہ اختیار ہے کہ وہ کسی کے مذہب میں دخل اندازی کرے۔ یہ تو ایک سیاسی فیصلہ تھا۔

اس خبر میں یہ لکھا ہے کہ ”امام عبداللہ دانش نے کہا کہ لا نبی بعدی نبی کا فرمان ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اس کے بعد نئے نبی کی بحث ختم ہو جاتی ہے، قاری سیف النبی نے کہا کہ قادیانیوں کو طویل شرعی و قانونی بحث کے بعد کافر قرار دیا گیا ہے اب اس پر ایک نئی بحث کی ضرورت نہیں۔“

نوٹ: ہر دو مولوی حضرات کے بیان میں علمی لحاظ سے اور تاریخی لحاظ سے اور عقیدہ کے لحاظ سے بہت تضاد ہے۔ یہ تو میں صرف خبر لکھ رہا ہوں اس کے تجزیہ کے لئے کئی صفحات درکار ہوں گے۔ یہ ان لوگوں کی جہالت ہے کہ حدیث کے معانی بھی غلط کرتے ہیں اور اپنے ہی عقیدہ کے خلاف بیان کرتے ہیں۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 20 اگست 2010ء صفحہ 17 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ”کیا لکھوں کس طرح لکھوں اور کس کے نام لکھوں“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون میں خاکسار نے لکھا کہ

”یہ غالباً پہلا موقع ہے کہ جب ساری قوم نے 14 اگست یوم آزادی بڑی سادگی اور دکھے دل کے ساتھ منایا۔ ایک تو ملک سیلاب کی آفت سے دوچار تھا اور سیلاب نے ہر طرف ملک میں تباہ کاریاں مچا رکھی تھیں۔ TV چینل پر ایک خبر بھی تھی کہ سکھر کے علاقہ میں ہندوؤں نے قریباً اڑھائی ہزار لوگوں کے لئے کھانے کا انتظام کیا جاتا تھا۔ اس پر خبر دینے والے نے کیا خوب تبصرہ کیا کہ غیر مسلم تم مسلمانوں کا کتنا خیال کر رہے ہیں۔ تم بھی اپنے بھائیوں کا کچھ خیال کرو مطلب یہ تھا کہ جس طرح اور جس قدر دل کھول کر مسلمانوں کو سیلاب زدگان کے لئے مدد کرنی چاہئے تھی وہ انہوں نے نہیں کی۔ پھر ساتھ ہی یہ بھی خبریں TV کی زینت بن رہی تھیں کہ اس آفت کے موقعہ پر بھی لوگ چوری اور لوٹ کھسوٹ بے دردی سے کر رہے ہیں۔ اس قوم پر پھر کیوں آنسو نہ بہائے جائیں۔ جن کے دلوں میں اپنے ہی بھائیوں کا درد اور غم نہیں۔ ان کے دل پتھر سے بھی سخت ہو چکے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے پتھروں کی بھی قرآن کریم میں تعریف فرمائی ہے کہ ان سے پانی نکلتا ہے۔ خدا جانے پاکستانیوں کے دل کس چیز کے بنے ہوئے ہیں کہ اس آفت کے وقت میں بھی جبکہ رمضان کا مہینہ بھی ہے۔ لوگوں کو مارنے، کوٹنے، گند اچھالنے، انہیں قتل کرتے، ان کا سامان لوٹنے میں لگے ہوئے ہیں۔

اسی موقعہ پر کراچی میں ایک احمدی ڈاکٹر نجم الحسن صاحب جن کی عمر 38 سال تھی کو نامعلوم افراد نے مذہب (احمدی مسلم) کی بنیاد پر شہید کر دیا۔ یہ ایک نہایت باوقار امن پسند شہری تھے اور انسانیت کی خدمت کرنے والے تھے۔

1974ء میں جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا پھر 1984ء میں ان کی مذہبی آزادی بالکل ان سے سلب کر لی گئی اور 1984ء سے اب تک مذہبی بنیاد پر جماعت احمدیہ کے کم و بیش 20 ڈاکٹرز کو شہید کر دیا گیا جو اپنی دیانت داری، محنت، حب الوطنی کے جذبہ سے سرشار تھے اور غرباء کی خدمت کو ایک بڑی نیکی گردانتے تھے۔

اور اپنے اپنے فیلڈز کے ماہر تھے۔ ان 20 ڈاکٹروں میں سے 10 کا تعلق سندھ سے تھا۔ اور یہ سب کچھ ظلم 1984ء کے احمدیوں کے خلاف آرڈیننس کی وجہ سے ہوا۔

پاکستانی کتنی ہی آفتوں سے دوچار ہے لیکن نہ ہی حکومت سمجھتی ہے اور نہ ہی ملاں اور نہ ہی عوام خاکسار نے ایک اور بات کی طرف اس مضمون میں اس طرح توجہ دلائی کہ:

اخبارات میں کالم نویسوں کے تبصرے شائع ہو رہے ہیں جن کو پڑھ

کر لگتا ہے کہ وہ کون سی اخلاقی بیماریاں ہیں جو پاکستانیوں میں نہیں پائی جاتیں مثلاً اخبار میں یہ لکھتے ہیں کہ پاکستان میں ہر چیز جعلی ہے۔ کیا یہ مومنوں کی علامت ہے؟

بے ایمانی، لوٹ کھسوٹ، رشوت، یہ سب کچھ خطرناک صورت اختیار کر گئی ہیں۔ کیا یہ سب مسلمانوں کی نشانیاں ہیں؟ قوم لوڈشیڈنگ سے دوچار ہے اور اسکے احتجاج کے طور پر سرکاری عمارتیں، بسوں کو، کاروں کو، جائیدادوں کو جلا دیا جاتا ہے کیا یہ مومنوں کی نشانیاں ہیں؟ اگر ہیں تو دکھائیں کہ یہ علامات قرآن میں کس جگہ بیان ہوئی ہیں؟

نوح کے وقت جو پانی کا عذاب آیا وہ کیوں آیا تھا؟

فرعون اور اس کے ساتھی پانی میں کیوں غرق ہوئے!

مجھے افسوس کے ساتھ یہ سطور لکھنا پڑ رہی ہیں۔ میں خود پاکستانی ہوں۔ مجھے پاکستان سے محبت ہے اور جب میں پاکستان کا ایک ایسا حال دیکھتا ہوں کہ مذہبی لیڈروں نے سیاستدانوں کے سر پر سوار ہو کر پاکستان کے لئے آئین اور پاکستان کے مزاج کا حلیہ ہی بگاڑ دیا ہے تو دل خون کے آنسو روتا ہے۔

خاکسار نے اس کے بعد 28 مئی 2010ء میں لاہور میں 2احمدیہ مساجد پر حملے کے بارے میں لکھا ہے کہ کیا قوم یہ سانحہ بھول گئی ہے۔ ہر وقت جب ملک میں احمدیوں کے خلاف جھوٹ بول کر نفرت پھیلائی جاتی ہے کہ احمدی رسول خدا ﷺ کو نہیں مانتے وغیرہ اور یہ لوگ واجب القتل ہیں تو جاہل لوگ ان باتوں کے زیر اثر احمدیوں کا قتل عام کرتے ہیں۔

خاکسار نے پھر 14 اگست کے حوالہ سے بتایا کہ قائد اعظم کے مطابق جو قانون انہوں نے بنایا تھا اس کو اپنائیں ہر ایک کے ساتھ مساویانہ سلوک اور برتاؤ کریں۔ ہر ایک کو مذہبی آزادی دیں۔ قائد اعظم نے بھی کسی کے ہاتھ میں مسلمان یا غیر مسلم کا سرٹیفکیٹ نہیں تھمایا تھا بلکہ کہا تھا کہ یہ انسان اور خدا کا معاملہ ہے حکومت کو اس سے کوئی سروکار نہیں۔ بے شک ہندو اپنے مندر جائے عیسائی اپنے گرجا میں جائے، مسلمان اپنی مسجد میں جائے۔ ریاست کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کے بعد خاکسار نے لکھا کہ یہ ممالک جنہیں مغربی ممالک کہا جاتا ہے۔ ان میں خدا تعالیٰ نے بڑی فراست دی ہے، انہوں نے اسلام کے اکثر قوانین اپنائے ہوئے ہیں اور ہر ایک کو مذہبی آزادی دی ہوئی ہے۔

گراؤنڈ زیرو کے نزدیک مسجد تعمیر کرنے کے بارے میں سب جانتے ہیں۔ کیا یہ ان عیسائیوں کا حوصلہ ہے کہ انہوں نے اجازت دی۔ یہ واقعہ کسی اسلامی ملک میں نہیں ہوسکتا۔ نہ ہی کسی اسلامی مملکت میں ایسا حوصلہ ہے کہ وہ ایسا کرنے کی اجازت دے۔ ہجرت حبشہ بھی جب ہوئی تو وہ بھی عیسائی بادشاہ ہی تھا جس نے مسلمانوں کو پناہ دی تھی۔ پس آیئے 14 اگست کے حوالہ سے خدا سے دعا کریں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور اپنی کوتاہیوں پر آنسو بہائیں۔

پاکستان ایکسپریس نے بھی اپنی اشاعت 20 اگست 2010ء میں خاکسار کا مضمون بعنوان ”کیا لکھوں کس طرح لکھوں اور کس کے نام لکھوں؟“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے جو اوپر گزر چکا ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 27 اگست 2010ء صفحہ 15 پر خاکسار کا مضمون بعنوان رمضان المبارک اور ”قبولیت دعا“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ پورے صفحہ پر شائع کیا ہے۔

اس مضمون میں رمضان کے حوالہ اور برکات سے قبولیتِ دعا پر روشنی ڈالی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ”انی قریب“ کے معانی اور شرائط کو بیان کیا گیا ہے پھر قبولیتِ دعا کے 7 طریق حضرت مصلح موعود کے حوالہ سے بیان کئے گئے ہیں۔ پہلا طریق فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ میں بیان ہوا ہے کہ پہلے خود شریعت کے احکامات کے مطابق کام کرو۔ (2) وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ مجھ پر ایمان لائیں۔ (3) جب کوئی اہم معاملہ درپیش ہو تو کسی کا دکھ اور درد کم کرنے کی اور اسکی مدد کی کوشش کرو کیونکہ جو خدا کے بندوں پر رحم کرتا ہے خدا اس پر رحم کرتا ہے۔ (4) دعا سے پہلے خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا اور تعریف سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ کا ورد کرے۔ (5) اس کے بعد آنحضرت ﷺ پر درود شریف بھیجے۔ (6) دعا کرنے سے قبل انسان خود بھی پاک صاف ہو اور اپنے کپڑوں کو بھی پاک صاف کرے۔ کیونکہ تمام عبادتوں کے لئے صفائی شرط ہے۔ (7) اللہ تعالیٰ کے حضور اپنا مدعا بیان کرنے سے قبل وہ دعائیں کریں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہوں۔ یعنی دین اسلام کی برتری، خدا تعالیٰ کا جلال و قدرت ظاہر ہونے کے لئے۔ پھر اپنی حاجات بیان کرے۔

اس کے بعد قبولیت دعا کے اوقات کا بیان ہے مثلاً تہجد یا قیام لیل کا وقت قبولیت دعا کا بہترین وقت ہے۔ احادیث میں اس کا ذکر ہے۔ دوسرا اہم وقت افطاری کا وقت ہے۔ تیسرا وقت آذان سے اقامت تک کا وقت ہے۔ چوتھے احادیث میں ہیں۔ تین اشخاص کی دعا قبول ہوتی ہے۔ امام عادل کی۔ روزہ دار کی اور مظلوم کی دعا۔

جمعہ کا دن بھی ایک ایسی گھڑی ہے جس میں قبولیت دعا ہوتی ہے۔

پھر یہ بھی اس مضمون میں ذکر کیا گیا ہے کہ دعا قبول کیوں نہیں ہوتی اور سب سے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا برکات الدعا اور دیگر کتب سے حوالہ جات ہیں مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے...... دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا اور مانگنے والوں کو ایک نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 27 اگست تا 2 ستمبر 2010ء صفحہ 10 پر پورے صفحہ پر خاکسار کا مضمون بعنوان ”رمضان المبارک اور قبولیت دعا“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے جو اوپر گزر چکا ہے۔

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 2 ستمبر 2010ء صفحہ 8 پر ¼ صفحہ پر ہمارا اشتہار شائع کیا ہے۔ اس اشتہار میں سب سے اوپر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر ہے۔

اور جلی حروف میں یہ لکھا ہے کہ

"I am the Light of Dark Age"

کہ ”اس تاریکی کے زمانے کا میں نور ہوں“۔ نیچے آپ کا نام اور جماعت احمدیہ کا تعارف۔ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ نیز مسجد بیت الحمید میں پانچوں نمازوں کے اوقات، سنڈے کلاس، درس اور دیگر پروگراموں نیز لٹریچر اور معلومات حاصل کرنے کے لئے۔ فون نمبرز اور ایڈریس دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مسجد بیت الحمید چینو کا ایڈریس بھی دیا گیا ہے۔ ویب سائٹ اور فری ٹول نمبر I-800-WHY-ISLAM بھی دیا گیا ہے۔

الانتشار العربی نے اپنی عربی سیکشن میں یکم ستمبر 2010ء صفحہ 19 کی اشاعت میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ جس کا عنوان اخبار نے ”اَلطَّرِيْقُ الْمُسْتَقِيْمُ“ دیا ہے۔

اس خطبہ جمعہ کے خلاصہ میں اخبار لکھتا ہے کہ

جماعت احمدیہ عالمگیر کے روحانی پیشوا مرزا مسرور احمد نے اپنے خطبہ جمعہ میں اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ تشریح فرمائی کہ اِهْدِنَا کے معانی ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں صحیح اور سیدھا طریق دکھائے اور دوسرے معانی ہیں خدا تعالیٰ ہمیں اس سیدھے رستہ پر چلائے اور اس کی راہنمائی فرمائے اور تیسرے معانی ہیں کہ ہمیں توفیق دے کہ اول سے لے کر آخر تک اپنی زندگی کے آخری سانس تک اس راستے پر چلتے رہیں۔

حضرت الامام مرزا مسرور احمد نے بتایا کہ یہ دعا ہمیشہ کرتے رہنے چاہئے اور اپنی تمام استعدادوں اور کوششوں سے ہر وقت سیدھے رستے کے اصول اور اس پر چلنے کی فکر میں لگے رہنا چاہئے اور یہ کہ پھر خدا تعالیٰ سے دعا کے ذریعہ اس کے لئے مدد بھی مانگتے رہنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے جن کو انسان گن بھی نہیں سکتا اس لئے کہ اصل ہدایت خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی آتی ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ...... (البقرۃ: 121) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کے لئے ضروری ہے کہ ہم دعا کریں اور اپنی عبادات کو صحیح طریق پر بجا لائیں۔ جب ہم دعا مانگتے ہیں کہ اے خدا ہمیں صراط مستقیم دکھا اور اس پر چلا تو یہ دعا قلب سے ہونی چاہئے۔ سورۃ محمد میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰهُمْ تَقْوٰىهُمْ (محمد: 18) الامام مرزا مسرور احمد نے قرآن کریم کی یہ آیت بھی پڑھی جو سورۃ التغابن 12 ہے۔ مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ...... اور سورۃ النور آیت 55 قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

آخر میں الامام نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھے راستے پر ہمیشہ چلنے کی توفیق دے۔

علامہ ایچ ایم طارق

# جماعت احمدیہ کے ذریعہ
# اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں خلافت خامسہ کا عظیم الشان کردار

قسط 7

## عالمگیر تنظیم لجنہ اماء اللہ، کی توسیع وتنظیم اور ترقی

خلافت خامسہ کے دور میں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم وترقی کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔اس دوران تقریباً پچپن 55 نئے ممالک میں لجنہ کا قیام عمل میں اوراب ایک سوپینتیس 135 ممالک کی لجنات فعال ہوچکی ہیں خصوصاً الجیریا، کونگو، گنی کناکری، یونان، ہانگ کانگ، اردن، مالی، مراکو، پولینڈ، ساؤتھ کوریا، سرینام اور زیمبیا کے ممالک میں بیداری سے لجنہ کے کاموں میں بہت بہتری آئی۔

2003ء کے بعد جن ممالک کی لجنہ نے ترقیات کا اہم اہداف حاصل کئے ہیں ان میں جرمنی، بیلجیم، فرانس، سوئٹزرلینڈ، ڈنمارک، سویڈن، ناروے، ہالینڈ، بنگلہ دیش، سری لنکا، میانمار، نیپال، مشرقِ وسطی کے ممالک زیمبیا، یوگینڈا، برکینا فاسو، ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوباگو، لائبیریا، آئیوری کوسٹ، نائیجیریا، ماریشس، مصر اور نیوزی لینڈ شامل ہیں جواب مضبوط لجنات بن چکی ہیں۔ جو حضور انور ایدہ اللہ کو براہ راست رپورٹ بھجوا کر رہنمائی لیتی ہیں۔

خلافت خامسہ کے دور میں پاکستان میں بھی باوجود نامساعد حالات کے لجنہ کی تجنید میں اضافہ ہوا جبکہ امریکہ کی تجنید دوگنا سے زیادہ اور برطانیہ میں تین گنا ہوچکی ہے۔بعض عرب ممالک میں بھی تجنید میں خاطر خواہ اضافے ہوئے۔

## لجنہ اور ناصرات کے ساتھ
## حضور انور ایدہ اللہ کا مشفقانہ سلوک اور رہنمائی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قیمتی وقت سے لجنات سے ملاقات اور براہ راست خطابات اور عاملہ ممبرات سے میٹنگز کیں جس سے نہ صرف لجنہ اماء اللہ کے کاموں میں بہتری کے ساتھ بہت سے درپیش مسائل بھی حل ہوئے ایسے درج ذیل مواقع قابل ذکر ہیں۔

1. خواتین سے خطابات برموقع جلسہ سالانہ ونیشنل اجتماعات وغیرہ
2. مختلف ممالک کی لجنات کو اجتماعات، شوریٰ، میگزین وغیرہ کے لئے پیغامات
3. نیشنل صدر لجنہ اور اراکین عاملہ/ وفود کے ساتھ مشفقانہ ملاقات اور رہنمائی
4. طالبات اور واقفات نو کے وفود کے ساتھ ملاقاتیں
5. آن لائن ملاقاتیں

خلافت خامسہ کے دور سے صدرات ممالک کو براہ راست رپورٹس پر تبصرے بھجوانے کا بابرکت سلسلہ شروع ہوا جس سے ان میں ایک نیا جذبہ اور ولولہ پیدا ہوا۔حضور انور خود سالانہ بجٹ لجنہ ملاحظہ کر کے منظوری عطا فرماتے ہیں۔

## عالمگیر لجنہ اماء اللہ کی تنظیم نو ودیگر خصوصی مساعی

خلافت خامسہ میں لجنہ کی تنظیم نو بھی ہوئی۔معاونہ صدر، تربیت نومبائعات اور شعبہ امور طالبات کے شعبہ جات کا اضافہ ہوا۔ براعظم افریقہ، ایشیا، فارایسٹ، یورپ، امریکہ اور آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں احمدیہ مسلم ویمن اسٹوڈنٹ ایسوسی ایشن قائم ہوئیں اور احمدی طالبات اپنے ملک کے علاوہ دیارغیر میں بھی منظم ہوئیں خصوصاً نومبائعات کی تربیت میں لجنہ کی تنظیم کے قابل قدر حصہ ڈالنے کے مثبت نتائج مرتب ہو رہے ہیں۔

لجنہ اماء اللہ کی اپنی اپنی زبانوں میں ویب سائٹ حضور انور کی اجازت سے قائم ہوئیں۔

بیعتوں کے اہداف، پیس کانفرنس، سیمپوزیم، انٹر فیتھ پروگرامز، سوشل میڈیا پر ٹوئٹر کے ذریعہ لجنہ کی مساعی جاری ہے۔

سو100 سے زائد تجنید کے چالیس 40 ممالک میں لجنہ اماء اللہ کی مجلس شوریٰ کا قیام ہوچکا ہے۔ہر ملک کی لجنہ اپنی مشاورت کے ساتھ لائحہ عمل تجویز کے دوران سال اس پر عملدرآمد کرتی ہے۔تجاویز وسفارشات پر صدرات سے کی رہنمائی ومنظوری لیتی ہیں۔

## لجنہ عالمگیر کے بجٹ اور چندہ دہندگان میں نمایاں اضافہ

خلافت خامسہ کے دوران جماعت اور خلافت سے مضبوط رابطہ کے نتیجہ میں لجنات کے چندہ دہندگان میں بھی نمایاں اضافہ ہوا مثلاً کینیڈا کی لجنات وناصرات کے چندہ جات قریباً سو100 فیصد ہوچکے ہیں۔

پاکستان کے ناموافق حالات کے باوجود لجنہ کا بجٹ چارگنا تک پہنچ چکا ہے۔برطانیہ کی لجنہ کا بجٹ حضور انور کی براہ راست راہنمائی میں قریباً سات گنا تک پہنچ گیا ہے۔

مشرق وسطیٰ اور یورپ کے بیشتر ممالک میں خاص طور پر کام کرنیوالی خواتین چندہ دہندگان کا تناسب پچانوے 95 سے سو 100 فیصد ہے۔

دیگر مالی تحریکات وقف جدید وتحریک جدید میں بھی لجنات مردوں کے شانہ بشانہ قربانی کی توفیق پا رہی ہیں۔اور دنیا کے بیشتر ممالک میں انہیں نمایاں قربانیوں کی توفیق مل رہی ہے۔

لجنہ جرمنی نے ہی وقف جدید میں ایک 1 ملین یوروز اور تحریک جدید میں ڈیڑھ 1.5 ملین یوروز قربانی کی توفیق پائی۔

## مساجد اور دیگر عمارت کے لیے
## لجنہ عالمگیر کی مالی قربانیاں

خلافت خامسہ سے لجنہ اماء اللہ یوکے نے برلن مسجد کی تعمیر کے اخراجات ادا کئے۔لجنہ جرمنی آئندہ سال تک سو 100 مساجد کی تعمیر کی تحریک میں سے دس 10 مساجد تعمیر کروا رہی ہے۔اس سلسلہ میں آٹھ 8 ملین یوروز کی خطیر رقم جمع کی جارہی ہے۔لجنہ انڈونیشیا نے لجنہ لائبریری تعمیر کی جبکہ لجنہ برطانیہ امتہ الحئی لائبریری کے سارے اخراجات ادا کرتی ہیں۔

علاوہ ازیں لجنہ نے بیت الفتوح اور حدیقۃ المہدی کے لئے گراں قدر مالی قربانی کی توفیق پائی اور مختلف ممالک میں قائم عائشہ اکیڈمی، دینیات اسکولز، کنڈرگارڈن، سمر اور ونٹر اسکولز، نصرت جہاں اسکیم کے تحت تدریسی دارے، بلڈنگز برائے لجنہ دفاتر اور اسپورٹس کمپلیکس قائم کئے۔

## فلاحی کاموں میں لجنہ کا کردار

انسانی خدمت کے دیگر کاموں میں بھی لجنہ برابر کی شریک ہیں جن میں کوووڈ میں فیس ماسک مہیا کرنے کے علاوہ یتامیٰ کے لئے ربوہ میں گھر، آنکھوں کے عطیات، فوڈ بینک، یتیموں کو سپانسر کرنے جیسے فلاحی کام شامل ہیں یورپ کی لجنات نے افریقہ اور تھرپارکر میں کنوؤں کی کھدائی کے ذریعہ واٹر پمپز تعمیر کروائے۔لجنہ جرمنی نے صرف 2019ء میں ٹیلی تھون کے ذریعہ ڈیڑھ لاکھ 1,50,000 یورو کے عطیات اور پانچ ہزار 5000 یوروز لوکل چیریٹز (خیرات) کے لیے ادا کئے۔

## لجنہ اماء اللہ کے ذریعہ اشاعت لٹریچر

یورپ کے علاوہ دیگر کی بیشتر لجنات بھی اپنا رسالہ شائع کر رہی ہیں۔پینتیس 35 سے زائد ممالک میں میگزین کی باقاعدہ اشاعت جاری ہے۔ اس کے علاوہ کتب کے تراجم، سوشل میڈیا پر اسلام کا دفاع، آرٹیکلز اور ٹوئٹس پر بھی کام کیا جارہا ہے۔لجنات اپنے ملک کی تاریخ لجنہ مرتب کر رہی ہیں۔

امریکہ، کینیڈا، یوکے، جرمنی، ہالینڈ اور دیگر ممالک کی لجنہ اپنی اپنی زبانوں میں کتب کی اشاعت میں نمایاں کام کر رہی ہیں۔مختلف زبانوں میں تراجم کرنے کی توفیق پا رہی ہیں۔لجنہ سیکشن کی شائع کردہ کتب عائلی مسائل اور ان کا حل، پردہ اور سوشل میڈیا ٹوٹل چوالیس ہزار 44000 کی تعداد میں اشاعت ہوئی۔اور جرمن، بنگلہ اور عربی کے علاوہ کئی ممالک نے ان کا ترجمہ کر کے فیض پایا۔ الاسلام ویب سائٹ پر لجنہ پاکستان، یوایس اے، کینیڈا، یوکے کی لجنات کی کتب سے ساری دنیا کے احمدی فائدہ اٹھارہے ہیں۔بچوں کے لٹریچر کے حوالے سے لجنہ یوایس اے، یوکے، کینیڈا، جرمنی، ہالینڈ، ناروے نے کام کیا جبکہ سوئٹزرلینڈ کی لجنہ نے سات سال سے کم عمر کی ماؤں کی تربیت کے لئے خاص مساعی کیں۔

## افریقہ میں لجنہ اماء اللہ کے ریفریشر کورسز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں افریقہ کے چار 4 مختلف مقامات پر مرکزی لجنہ نے ریفریشر کورس کروائے جو اردو، انگلش اور فرنچ اور ان کی لوکل زبان میں ترجمہ کے ساتھ ہوئے۔جس سے ان کی کارکردگی میں نمایاں اضافہ ہوا۔عہدیداران کو چندے کا نظام اور لجنہ کے دستور اساسی کے قواعد وغیرہ سمجھائے گئے۔شامل ہونے والے چوبیس 24 ممالک یہ تھے:

برکینا فاسو، بینن، الجیریا، مراکو، مالی، نائیجر، گھانا، ٹوگو، گیمبیا، گنی بساؤ، آئیوری کوسٹ، سیرالیون، ساؤتوے، لائبیریا، تنزانیہ، یوگنڈا، کینیا، ساؤتھ افریقہ، لیسوتھو، سوازی لینڈ، زمبابوے، ملاوی، ساؤتھ افریقہ، ایسواتینی شامل ہیں۔

## صدسالہ جوبلی لجنہ کی تیاریاں

2015ء سے لجنہ صد سالہ جوبلی کی تیاریاں شروع ہوگئیں لجنات

نے دینی علوم، تعلیم القرآن، ترجمہ وتفسیر میں ترقی کے لئے لجنات نے ترقیات کے لئے لائحہ عمل بنانے کے علاوہ حضور انور کی راہنمائی میں مساجد، بلڈ نگز، ہسپتال، دفاتر لجنہ پر کام جاری ہے۔ کینیا کی مجنگو مجلس خلافت خامسہ میں قائم ہوئی۔ ممبرات نے صد سالہ جوبلی کے لئے چندہ دے کر وہاں مسجد تعمیر کروائی۔ اسی طرح یوکے کی لجنہ سیرالیون میں میٹرنیٹی ہسپتال قائم کر رہی ہے۔

## لجنہ اماء اللہ کو ہنر سکھانے کا انتظام

شعبہ دستکاری کے تحت لجنہ کو ہنر سکھانے کی کلاسیں بھی جاری ہیں۔ نائیجیریا میں ممبرات کو پروفیشنل بیکنگ سکھائی گئی اور بیکری تعمیر کے مراحل میں ہے۔ اسی طرح لجنہ فیشن ڈیزائن اور کیٹرنگ کے کورسز کروائے گئے۔ لجنہ یوگنڈا چاول کی کاشت نیز فروٹ بیچنے کی سکیم پر کام کر رہی ہے۔

## سلائی سکول کا قیام

عہد خلافت خامسہ میں لجنہ اماء اللہ پاکستان کی طرف سے سلائی سکول کے لیے تین منزلہ عمارت تعمیر ہو کر اس میں بچیوں کو سلائی سکھانے کے لیے کام جاری ہے جس میں کٹنگ کلاسز بھی ہوتی ہیں۔

## طالبات کے لئے انعامات

انٹرنیشنل جلسہ سالانہ پر مختلف تعلیمی میدانوں میں نمایاں کامیاب لینے والی لجنات کو انعامات (awards) دیئے جاتے ہیں۔ مرکزی جلسہ سالانہ 2019ء یوکے میں پچاس 50 سٹوڈنٹس کو ایوارڈز دے کر حوصلہ افزائی کی گئی۔ جرمنی، امریکہ اور کینیڈا وغیرہ کے جلسہ ہائے سالانہ بھی ایسے انعامات دیئے جاتے ہیں۔

## لجنہ کی والی بال اور بیڈمنٹن کی ٹیموں کے یورپین مقابلہ جات

خلافتِ خامسہ کے بابرکت دور سے یوکے میں یورپ کی بیڈمنٹن اور والی بال کی لجنہ کی نیشنل ٹیموں کے مقابلہ جات بھی کروائے جاتے ہیں۔ مختلف ممالک میں سپورٹس ڈے منعقد کیا جاتا ہے۔

## عہدیداران کی نظام وصیت میں شمولیت کی تحریک

خلافت خامسہ کے دور میں وصیت کرنے والی لجنات کی تعداد میں غیرمعمولی اضافہ ہوا۔ صرف برطانیہ میں ہی 2022ء تک تین ہزار سات سو نواسی 3789 لجنات کو نظام وصیت میں شمولیت کی توفیق ملی۔ لجنہ جرمنی کی کوشش ہے کہ وہ پچاس 50 فیصد لجنہ کو امسال نظام وصیت میں اور جبکہ اگلے سال تک سو فیصدی عہدیدارات کو شامل کرنے کا عزم رکھتی ہے۔

## ایم ٹی اے کے پروگرام

ایم ٹی اے کے پروگراموں کی تیاری میں یورپ کے ممالک کی ہر ٹیم سرگرم عمل ہے۔ لجنہ اماء اللہ یوکے، جرمنی، ہالینڈ، انڈونیشیا، گھانا، پاکستان، کبابیر لجنہ ایم ٹی اے العربیہ کے پروگراموں کی تیاری میں خاص کردار ادا کر رہی ہے۔

## یورپ کی لجنات

معاشرے میں عورت کا تعمیری کردار، I am Muslim–Ask Me Anything، حجاب ڈے، خواتین کے حقوق، انٹر فیتھ پروگرامز، جہاد بالقلم، انٹرنیشنل وویمن ڈے، یومِ امہات و یوم بنات کے پروگرام کا باقاعدگی سے انعقاد کرتی ہیں۔

## خلافت خامسہ میں جماعت کی مالی قربانی میں غیرمعمولی ترقی

### (i) وصایا

حضرت مسیح موعودؑ کا قائم فرمودہ نظام وصیت آپؑ کی زندگی کی آخری بابرکت تحریک ہے جو سارے جہاں کی دینی و دنیوی نجات کا ضامن ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عالمگیر جماعت احمدیہ کو 2005ء میں نظام وصیت کے سو سال پورے ہونے پر موصیان کی تعداد پچاس ہزار اور خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی 2008ء تک کمانے والے افراد کے پچاس فیصد کو نظام وصیت میں شامل کرنے کی خواہش کا اظہار فرمایا تھا جو اپنی آمدنی کا دسواں حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے والے ہوں۔

خلافت خامسہ کے آغاز میں برصغیر (انڈیا، پاکستان، بنگلہ دیش) سے باہر موصیان کی تعداد چھ ہزار سے بھی کم تھی جو حضور انور کی تحریک کے بعد اب دس گنا بڑھ کر ساٹھ ہزار سے بھی تجاوز کر چکی ہے۔ اسی طرح کل موصیان کی تعداد اڑتیس ہزار سے بڑھ کر تقریباً ڈیڑھ لاکھ چار گنا ہو چکی ہے اور موجودہ موصیان بشمول زیر کارروائی ایک لاکھ دس ہزار ہو چکے ہیں الحمد للہ۔ جماعت جرمنی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ بارہ ہزار چھ سو پچاس 12650 موصیان کے ساتھ بیرونی ممالک میں اوّل نمبر ہے۔ نیز بڑی جماعتوں میں سے یہ وہ اولین جماعت ہے جس میں کمانے والوں کے پچاس فیصد نے نظام وصیت میں شامل ہو کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش کو پورا کرنے کا اعزاز پایا ہے۔ اس کے علاوہ لازمی چندہ جات میں احباب جماعت اپنی آمدنی کا چھ فیصد ادا کرتے ہیں اور اس قربانی میں بھی ہر جگہ خدا کے فضل سے کئی گنا اضافہ ہوا ہے۔

### (ii) تحریک جدید

تحریک جدید حضرت مصلح موعودؓ کی ساری دنیا میں تبلیغ اسلام پر مبنی تمنا کا وہ شجر سایہ دار ہے جو اب پھلوں سے لدا رہا ہے۔ خلافت خامسہ کے عہد زریں میں دیگر طوعی قربانیوں میں تحریک جدید کی مالی قربانی میں بھی تائید الٰہی کی الگ شان نظر آتی ہے۔

خلافت خامسہ کے سال اول 2004ء میں تحریک جدید چندہ کی کل وصولی اٹھائیس لاکھ اور بارہ ہزار 2812000 پاؤنڈ تھی اور شاملین کی تعداد تین لاکھ چوراسی ہزار پانچ سو 384500 تھی۔ چنانچہ خلافت خامسہ کے 19 سالہ دور میں چندہ تحریک جدید میں حیران کن حد تک اضافہ ہمیں نظر آتا ہے چنانچہ گزشتہ سال 2021ء میں چندہ تحریک جدید کی وصولی قریباً چھ گنا اضافہ کے ساتھ پندرہ ملین پاؤنڈ سے زائد تھی۔ اسی طرح سال 2019ء میں شاملین میں بھی چھ گنا اضافہ ہوا ان کی تعداد اٹھارہ لاکھ ستائیس ہزار 1827000 ہو گئی۔ فالحمدللہ علی ذلک

تحریک جدید میں احباب جماعت کی مالی قربانیوں کے نتیجہ میں دنیا بھر میں مساجد اور مشن ہاؤسز کا قیام اب 213 ممالک پر محیط ہو چکا ہے۔

### (iii) وقف جدید

حضرت مصلح موعودؓ نے ابتداءً دیہات میں تعلیم وتربیت کے لیے یہ تحریک شروع فرمائی جو اپنے شیریں ثمرات عطا کر رہی ہے۔ اسی طرح عہد خلافت خامسہ کے آغاز میں 2004ء کے مالی سال جو وقف جدید کا سینتالیسواں 47 سال تھا اس میں وقف جدید کی کل وصولی انیس 19 لاکھ چھہتر 76 ہزار پاؤنڈ اور مخلصین کی تعداد چار 4 لاکھ پندرہ 15 ہزار تک تھی۔

جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو تحریک فرمائی کہ

''اس میں اگر کوشش کی جائے تو بچوں کے ذریعے سے ہی میرے خیال میں معمولی کوشش سے پوری دنیا میں چھ 6 لاکھ کی تعداد کا اضافہ کیا جا سکتا ہے تا کہ کم از کم وقف جدید میں دس 10 لاکھ افراد تو شامل ہوں۔ تحریک جدید کی طرح نئے آنے والوں کو بھی اس میں شامل کریں۔ بچوں کو شامل کریں، خاص طور پر بھارت اور افریقہ کے ممالک میں کافی گنجائش ہے۔''

(بحوالہ خطبہ جمعہ فرمودہ 7 جنوری 2005ء)

چنانچہ حضور انور کی رہنمائی اور بابرکت تحریک و دعا کے نتیجہ میں دسمبر 2021ء تک وقفِ جدید کے چونسٹھویں 64 سال میں افراد جماعت کی مالی قربانی میں چھ گنا اضافہ ہو کر تعداد ایک کروڑ بارہ لاکھ ستتر ہزار 11277000 پاؤنڈز ہو گئی ہے۔ شاملین کی تعداد تین گنا ہو کر چودہ 14 لاکھ پینتالیس 45 ہزار ہو گئی ہے۔ دنیا کے اقتصادی حالات کو دیکھتے ہوئے یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔

(بحوالہ خطبہ جمعہ فرمودہ 7 جنوری 2022ء)

آغاز میں وقف جدید کی مالی قربانی سے پاکستان کے دیہات میں خدمت کے جس سلسلہ کا آغاز ہوا تھا۔ خلافت خامسہ میں وہ بھارت اور افریقہ کے دیہاتوں تک ممتد ہو چکا ہے۔ عموماً وقف جدید کے چندے کا اکثر حصہ افریقہ کے ممالک پر خرچ کیا جاتا ہے۔

جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''گزشتہ سال اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایک سو ستاسی 187 مساجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور اس کے علاوہ افریقہ میں ایک سو پانچ 105 مساجد زیر تعمیر ہیں۔ اسی طرح ایک سو چوالیس 144 مشن ہاؤس قائم ہوئے جن کی اکثریت افریقہ میں ہے اور پینتالیس 45 مشن ہاؤس زیر تعمیر بھی ہیں۔ اس کے علاوہ جہاں فوری طور پر ہم مشن ہاؤس بنا نہیں سکتے وہاں کرائے پر عمارتیں لی جاتی ہیں۔ افریقہ کے ممالک میں سات سو اکتیس 731 مشن ہاؤسز اور مربی ہاؤس کرائے پر لیے ہیں۔ دوسرے ایشین ممالک میں بھی چھ سو بتیس 632 مشن ہاؤسز کرائے پر ہیں تو بہت حال بتادوں کہ عموماً وقف جدید کے چندے کا اکثر حصہ افریقہ کے ممالک پر خرچ کیا جاتا ہے۔'' (بحوالہ خطبہ جمعہ فرمودہ 7 جنوری 2022ء)

الغرض خلافت خامسہ کا دور جماعت کی ترقی کے لئے ایسا شاندار زمانہ ہے جو ہمیشہ تاریخ احمدیت میں یاد رکھا جائیگا۔

حضور کے عہد میں ہی تو ہم نے نامعلوم کتنی منازل طے کرنی اور چوٹیاں سر کرنی ہیں جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فلسطین کے احمدیوں سے ملاقات کے دوران جون 2021ء میں فرمایا تھا کہ

''جو ترقی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو ہو رہی ہے اور جماعت جس طرح پھیل رہی ہے، ہر ملک میں اور ہر ملک کے کئی شہروں میں جماعت کی بنیاد پڑ گئی ہے، جماعت کا تعارف ہو گیا ہے، اور دنیا کے بڑے بڑے ایوانوں میں بھی جماعت کا تعارف ہو گیا ہے جماعت کو پہلے سے زیادہ جانا، جانے لگ گیا ہے تو ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ دس سال یا اگلے بیس پچیس

سال جو ہیں جماعتی ترقی کے بہت اہم سال ہیں اور اس میں ہم دیکھیں گے کہ اکثریت حضرت مسیح موعودؑ کے جھنڈے تلے آجائے گی۔‘‘

## مرکز خلافت اسلام آباد اور ’’مسجد مبارک‘‘ کی تعمیر نو

پاکستان کے احمدیہ مخالف قوانین اور پابندیوں کی وجہ سے خلافتِ احمدیہ کو 1984ء میں ربوہ سے بیت الفضل لندن ہجرت کرنا پڑی جہاں جگہ کی تنگی کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح کی رہائش اور مرکزی جماعتی دفاتر کے لئے جگہ کے کافی مسائل تھے۔ لندن میں دفاتر عارضی طور پر گھروں کو دفتروں میں تبدیل کر کے تنگ کمروں میں مشکل سے گزارا ہو رہا تھا اور کام کی وسعت اور جگہ کی انتہائی کمی کے باعث نئی جگہ کی ضرورت شدت سے محسوس ہو رہی تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے اسلام آباد کی تعمیر نو کا یہ منصوبہ منظور فرمایا جو عہد خلافت خامسہ کا ایک تاریخ ساز کارنامہ ہے۔ جماعت برطانیہ کو اس منصوبہ کی تکمیل کی توفیق حاصل ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی لندن ہجرت کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے جماعت کو اسلام آباد میں پچیس 25 ایکڑ زمین خریدنے کی توفیق دی تھی، بعد میں مزید چھ ایکڑ بھی اس میں شامل ہو گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا بھی یہاں باقاعدہ مرکز بنانے کا ارادہ تھا جس کی تکمیل کی سعادت 2019ء میں عہد خلافت خامسہ میں عطا ہوئی جو ایک تاریخ ساز کارنامہ ہے۔

ع کریں گے اہل نظر تازہ بستیاں آباد

الغرض اللہ تعالیٰ نے برطانیہ کی جماعت کو اسلام آباد میں ایک مرکز کی تعمیر کی توفیق دی اور حضرت خلیفۃ المسیح مورخہ 15 اپریل 2019ء کو بیت الفضل سے اسلام آباد اپنی رہائش منتقل فرمائی۔

اسلام آباد میں حضرت خلیفۃ المسیح کی رہائش کے ساتھ یہاں مسجد مبارک کی نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب عمارت تعمیر ہوئی۔ اس کے علاوہ یہاں جدید سہولتوں سے آراستہ جماعتی دفاتر اور واقفینِ زندگی اور کارکنوں کے لیے گھر بھی تعمیر ہوئے ہیں۔

مسجد مبارک میں نمازیوں کی گنجائش کی جگہ تقریباً تین سو چودہ 314 مربع میٹر ہے جس میں پانچ سو 500 کے قریب نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اسی طرح ہال میں ایک جگہ بارہ سو 1200 اور دوسری جگہ ایک سو دس 110 کے قریب افراد نماز پڑھ سکتے ہیں۔ پھر ہال کے سامنے چھتا ہوا حصہ ہے جہاں تین سو 300 افراد نماز پڑھ سکتے ہیں۔ یوں تقریباً دو ہزار کے قریب افراد کی گنجائش ہو گئی ہے۔

یہاں دفاتر کے لئے تین بلاکس (blocks) تعمیر کیے گئے ہیں جو پانچ دفاتر پر مشتمل ہیں ایم ٹی اے کا مرکزی دفتر بھی یہاں شفٹ ہو گیا ہے۔

جماعت کے مرکزی دفاتر جدید سہولیات سے آراستہ ہیں۔

اسلام آباد کے احاطہ میں جماعتی کارکنان کی رہائش کے لئے تیس 30 رہائشی کوارٹرز کی تعمیر کی گئی ہے اسی طرح اس کے ساتھ ہی ارد گرد کے علاقوں میں احمدی افراد نقل مکانی کر رہے ہیں اور یوں بھی ’’وسع مکانک‘‘ کا الہام خلافت خامسہ میں بھی بڑی شان سے پورا ہو رہا ہے۔

## حدیقۃ المہدی کا قیام

خلافت خامسہ کے آغاز میں 2005ء میں یوکے میں جلسہ سالانہ کے لیے 208 ایکڑ پر مشتمل نئی مستقل جلسہ گاہ دو ملین پونڈز کی خریدی گئی جہاں ہر سال جلسہ سالانہ برطانیہ منعقد ہوتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت اس نئی جلسہ گاہ کا نام مورخہ 4 جولائی 2006ء کو ’’حدیقۃ المہدی‘‘ تجویز فرمایا۔

الحمد للہ کہ جماعت کی کامیابیوں کا یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ ترقیات آخری غلبہ کا عظیم الشان پیش خیمہ ثابت ہوں گی جن کی خبر دیتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے 1903 میں فرمایا تھا:

’’تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰؑ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔‘‘

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 67)

ہم وہ خوش قسمت ہیں جو تین صدیوں کے قریباً وسط کے زمانہ میں کھڑے ہو کر غلبہ دین حق کے یہ نظارے دیکھ کر کہہ سکتے ہیں

ہم پر کرم کیا ہے خدائے غیور نے
وعدے ہوئے وہ پورے کیے جو حضور نے

امر واقعہ یہ ہے کہ خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں تمکنت دین کا یہ وعدہ اس شان سے پورا ہوتے دیکھ کر ہر احمدی بے اختیار کہہ اٹھتا ہے:

اگر ہر بال ہو جائے سخن ور
تو پھر بھی شکر ہے امکاں سے باہر

پس ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے کہ اس عظیم الشان خلیفہ کی ہر آواز پر لبیک کہنے والے ہوں اور اپنی شبانہ روز دعاؤں اور ہر لحظہ ان کی صحت و عمر میں برکت کے لئے اور اس عہد میں مزید ترقیات اور کامیابیوں کے اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے لئے ان سے گہری دلی محبت کا تعلق قائم کر کے ان کے دامن سے وابستہ ہو کر ان برکات سے فیض پانے والے ہوں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین

ع پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

مدثر ظفر

# کیا، کیسے اور کہاں لکھا جائے؟

کیا لکھا جائے؟ ایک ایسا سوال جو ہر اس قاری کے ذہن میں آتا ہے جو لکھنا چاہتا ہے۔ فن تحریر خداداد بھی ہے اور کسبی بھی۔ لیکن ایسا نہیں ہوسکتا کہ ایک صبح آپ بیدار ہوں اور اچھے لکھاری بن چکے ہوں۔ اچھا لکھنے کے لیے اچھا پڑھنا ضروری ہے ورنہ بقول شخصے ’’بہت سے لوگ جنہیں پڑھنا چاہیے، لکھ رہے ہیں‘‘ کی مثال صادق آئے گی۔ مضمون نویسی کا مقصد کسی موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرنا ہے۔ یہ لکھنے والے کے ذاتی میلان پر منحصر ہے کہ وہ مضمون نویسی کے لیے روایتی یا غیر روایتی موضوعات میں سے کس کا انتخاب کرتا ہے۔ روایتی مضامین سنجیدہ موضوعات پر مشتمل ہوتے ہیں جن میں تربیت کا پہلو نمایاں ہو۔ غیر روایتی موضوعات میں سائنس، طب، کھیل اور مزاحیہ موضوعات پر خامہ فرسائی کی جاسکتی ہے۔ ہمارے ہاں نہ تو موضوعات کی کمی ہے نا ہی ان پر موجود مواد کی۔ اب تو تیز ترین انٹرنیٹ کا دور ہے جہاں صرف ایک لفظ ٹائپ کر کے سرچ کرنے پر لاکھوں نتائج آپ کے سامنے ہوں گے۔ جس میں ہر طرح کی تحریر اور تحقیق موجود ہوگی اور لاتعداد کتب ان موضوعات پر آپ کو مل جائیں گی۔ ایسے میں مضمون نویسی کے لئے موضوع کا انتخاب پہلا مرحلہ ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ جس فورم پر آپ لکھنا چاہتے ہیں اس کے مزاج سے آشنائی ہو۔ فورم کا مواد قاری کے مزاج کو سمجھنے میں معاون ہوتا ہے اس لیے جہاں لکھنا چاہتے ہیں وہاں پہلے سے موجود مواد کا اچھی طرح مطالعہ کرنا ضروری ہے۔

## عنوان کا انتخاب

تحریر کا عنوان تحریر کی قسمت طے کرتا ہے۔ جس طرح قیافہ شناس چہرے کو دیکھ کر شخصیت کا تاثر قائم کرتا ہے اسی طرح قاری تحریر کے عنوان سے تحریر کے متن کے بارے میں تاثر قائم کرتا ہے۔ عنوان جتنا دلچسپ اور معانی خیز ہوگا اتنا ہی قاری کی توجہ اپنی جانب مبذول کر پائے گا۔ ایک عنوان سے ہی قاری یہ طے کرتا ہے کہ تحریر پڑھے یا آگے بڑھ جائے۔ ساتھ ہی عنوان کا تحریر کے متن سے مطابقت رکھنا بھی ضروری ہے۔ جیسا کہ آجکل پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کا وطیرہ ہے ایسا کرنا بھی بددیانتی کے مترادف ہے کہ عنوان ہو ’’ٹائی ٹینک کیسے ڈوبا‘‘ اور مضمون کے اندر پکوڑے تلنے کی ترکیب بتائی ہو۔ یعنی ایسا بھڑکیلا عنوان کہ قاری لنک پر کلک کرنے پر مجبور ہو جائے۔ جیسا کہ ابتداء میں عرض کیا ہمارے پاس موضوعات اور مواد کی کمی نہیں ہے ایسے میں مضمون کو یکسانیت سے بچانا بہت ضروری ہو جاتا ہے۔ مسائل کی نشاندہی کے ساتھ اگر حل پیش نہیں کیا جاتا تو قاری پر تحریر کا کچھ بھی اثر نہیں ہوگا۔

## تحقیق کی ضرورت

مضمون کے متن سے یہ اندازہ لگانا چنداں مشکل امر نہیں کہ صاحب تحریر نے مضمون کے لیے تحقیق کی ہے یا نہیں۔ تربیتی امور کے لیے لکھے جانے والے روایتی مضامین کو قرآن و سنت، احادیث کی مستند روایات اور اسلاف کی تحقیق سے مرصّع کیا جاسکتا ہے نیز جماعتی لٹریچر سے بھی استفادہ کرنا چاہیے۔ غیر روایتی مضامین کے لیے متن میں موجود معلومات کو کراس چیک کرنا ضروری ہے کہ تا کہ غیر مستند مواد مضمون کا حصہ بن کر قاری کو گمراہ کرنے کا موجب نہ بنے۔ ایسے مضامین کی تحقیق کے لیے انٹرنیٹ اور لائبریری سے مدد لی جاسکتی ہے۔ ایسا مواد پہلی فرصت میں رد کر دینا بہتر ہے جو آپ کو صرف ایک فورم پر ہی نظر آئے۔ مضمون کے حوالہ سے مطلوبہ مواد کو گوگل پر سرچ کریں۔ ملنے والے نتائج کو دیکھیں کہ کس کس فورم پر متعلقہ مواد موجود ہے۔ مستند ویب سائٹ سے مضمون میں دی گئی معلومات کا موازنہ کرنے کے بعد ہی اپنے مضمون کا حصہ بنائیں۔ بڑے بڑے عالمی شہرت یافتہ ادارے جن میں اخبارات اور نیوز چینل وغیرہ بھی شامل ہیں عام طور پر غیر مستند مواد کو جگہ نہیں دیتے۔ وہاں سے مواد لیتے وقت حوالہ موجود ہو تو اسے اصل ویب سائٹ یا کتاب سے دیکھیں۔ اس طرح غیر مستند مواد کو مضمون کا حصہ بننے سے بچا جاسکتا ہے۔

## کیسے لکھا جائے؟

گزشتہ سطور میں تحریر کے لیے عنوان کی اہمیت پر نظر ڈال چکے ہیں مضمون کا ابتدائیہ مضمون کی شہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں صاحب تحریر نے گویا قاری کو مضمون پڑھنے کے لیے آمادہ کرنا ہوتا ہے۔ اگر اس مرحلہ پر قاری کی تشفی ہو جاتی ہے تو قاری لازماً اختتام تک مضمون پڑھے گا۔ لیکن اس بات کا خیال رہے کہ اس رضامندی والے معاملہ کو چند سطور سے زیادہ لمبا نہ کھینچا جائے۔ مضمون کے اس حصے میں قاری کی توجہ حاصل کرنے کے لیے کسی مشہور قول، محاورے یا مختصر اقتباس کا سہارا بھی لیا جاسکتا ہے۔ ابتدائیہ کے بعد اگلا مرحلہ نفس مضمون ہے جس کا عنوان کے ساتھ مطابقت رکھنا ازحد ضروری ہے۔ حتی المقدور موضوع پر رہتے ہوئے تحریر کو مختصر رکھنا چاہیے، ایک جیسے الفاظ اور دی گئی معلومات کی تکرار قاری کی اکتاہٹ کا موجب بنتی ہے۔ مضمون میں پیش کیے گئے خیالات، معلومات اور اعداد و شمار کا درست اور منظم ہونا بھی ضروری ہے۔

## اختتامیہ

اختتامیہ کسی بھی مضمون کے متن کا نچوڑ ہوتا ہے۔ کسی مسئلہ کی نشاندہی کا حل تجویز کرتے ہوئے مضمون کو سمیٹا جاتا ہے اور مضمون میں اٹھائے گئے سوالات کے جواب دیے جاتے ہیں جو قاری کو کسی نتیجے پر پہنچاتے ہیں۔ یا تحریر کا انداز ایسا ہو جو قاری کو خود سوچنے پر مجبور کر دے۔

انگریزی زبان کا محاورہ ہے Practice makes perfect اور اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ مشق انسان کو مشاق بنا سکتی ہے۔ اپنا لکھا ہوا مضمون بار بار پڑھنے سے اپنی اصلاح ہوتی ہے۔ پروف کی غلطیاں دور کی جاسکتی ہے اور مضمون کے متن کو بہتر ترتیب میں ڈھالا جاسکتا ہے۔ کسی بھی فورم پر مضمون بھجواتے وقت مضمون کا بغور مطالعہ کرنا چاہیے۔

## کہاں لکھا جائے؟

آجکل بے شمار آن لائن اور پرنٹ میڈیا یا فورم موجود ہیں جو نوآموز لکھاریوں کی حوصلہ افزائی کرتے اور ان کی تحاریر شائع کرتے ہیں۔ ان میں ڈان اردو، ڈی ڈبلیو، ایکسپریس اردو، آئی بی سی اردو، مکالمہ ڈاٹ کام، دلیل ڈاٹ کام، دانش ڈاٹ کام اور ہم سب شامل ہیں۔ اخباری بلاگنگ ویب سائٹ جیسا کہ ایکسپریس، ڈان اور ڈی ڈبلیو وغیرہ روایتی مضامین جن میں مذہبی عنصر نمایاں ہو شائع نہیں کرتیں۔ ان کے علاوہ دیگر بلاگنگ ویب سائٹس قطع و برید کے روایتی مضامین بھی شائع کر لیتی ہیں۔ ان سب کا مزاج ایسا ہے کہ غیر روایتی اور تحقیق پر مبنی تحاریر کو فوقیت دی جاتی ہے۔ ایسے مضامین جو روایتی اور غیر روایتی دونوں طرز تحریر رکھتے ہوں ان کے لیے جماعتی جرائد اچھا انتخاب ہے۔

تحریر کا تعلق تخلیقی صلاحیت سے ہے اور خالق نے انسانی دماغ میں یہ صلاحیت کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ انسان کا یہ خاصہ ہے کہ وہ ملٹی ٹاسک کرسکتا ہے۔ آپ سفر کر رہے ہوں، لان میں پودوں کو پانی دے رہے ہوں، کھانا کھا رہے ہوں یا ہر وہ جبلی صلاحیت سے ہونے والا کام جس میں توجہ اور سوچ کا زیادہ عمل دخل نہ ہو کے دوران آپ متنوع موضوعات پر سوچ بچار کر سکتے ہیں۔ میں اپنے کھیت میں کام کرتے وقت زیر تحریر مضمون کے متعلق سوچ رہا ہوتا ہوں یا کسی نئے موضوع کی تلاش میں تخیل کے گھوڑے دوڑا رہا ہوتا ہوں۔ غرض چلتے پھرتے سوچ بچار کی جاسکتی ہے اور آنے والے کسی نئے خیال کو نوٹ کر کے مضمون کا حصہ بنایا جاسکتا ہے۔ اگر آپ الفضل آن لائن کے مستقل قاری ہیں اور اداریہ کو پڑھتے ہیں تو غور کریں کہ کس طرح اچھوتے خیال کی بنیاد پر ایک مضمون ترتیب دیا جاسکتا ہے۔ وہ خیال کوئی محاورہ ہوسکتا ہے۔ سوشل میڈیا پر گردش کرتا کوئی قول ہوسکتا ہے، کسی مضمون کا عنوان ہوسکتا ہے۔ کسی شعر کا مصرعہ ہوسکتا ہے۔ کیا معلوم کون سا لمحہ اور کون سا لفظ آپ میں پورا ایک مضمون بیدار کر جائے۔ بشرطیکہ غور کی عادت ہو۔

---

### بقیہ: سیرالیون میں رمضان المبارک کی رونقیں ... از صفحہ 16

جماعت میں نمازعید کے بعد اخباری نمائندگان نے مبلغ صاحب سے عید کے حوالہ سے سوال و جواب کیے۔

کینیما ریجن کے 8 سرکٹس میں 43 مقامات پر نمازِ عید کے اجتماعات ہوئے۔ مرکزی اجتماع ناصر احمدیہ سیکنڈری سکول کے فٹبال گراؤنڈ میں ہوا۔ جس میں 13 سو سے زائد احباب شامل ہوئے۔ کینیما شہر میں ایک اور جگہ عید کا اجتماع ہوا جہاں چند ماہ قبل نئی مسجد کا افتتاح ہوا تھا جہاں 120 نومبائعین اور قریباً 50 غیر از جماعت احباب شامل ہوئے۔

مکینی ریجن میں 80 مقامات پر عید کے چھوٹے بڑے اجتماع ہوئے۔ مکینی شہر میں 15 مساجد میں نمازِ عید ادا کی گئی۔ بونکوبانہ جماعت میں ایک ہزار سے زائد افراد، مگبور کا جماعت میں 9صد سے زائد افراد نے نماز عید ادا کی۔

پورٹ لوکو ریجن کی تمام جماعتوں میں نمازِ عید ادا کی گئی۔ 6 مقامات پر بڑے اجتماعات ہوئے جہاں 55-100 سے زائد افراد شامل ہوئے۔

میامبا ریجن کی تمام جماعتوں میں نمازِ عید ادا کی گئی۔ سب سے بڑا اجتماع سیہسے ہوں میں ہوا۔ جہاں ساڑھے نوصد احباب شامل ہوئے۔

مشاکا ریجن میں 40 مقامات پر نمازِ عید کے اجتماع ہوئے اور مرکزی اجتماع ریجنل ہیڈ کوارٹر میں ہوا جہاں ایک ہزار سے زائد افراد شامل ہوئے۔

دارو ریجن کی 25 جماعتوں میں اجتماع ہوئے مرکزی اجتماع دارو میں ہوا جہاں 450 احباب شامل ہوئے۔

واٹرلو کی 18 جماعتوں میں عید کے اجتماع ہوئے۔ روکوپر ریجن میں شدید بارش کے باعث مرکزی اجتماع ملتوی کرنا پڑا اور مساجد میں نمازِ عید ادا کی گئیں۔ اسی طرح مائل 91 میں 10 مقامات پر اور لُن سر ریجن کی بھی تمام جماعتوں میں نمازِ عید ادا کی گئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک عرصہ بعد سیرالیون اور یورپ میں ایک ہی دن عید ہوئی۔ خطبہ جمعہ کی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ عید احمدیہ مسلم ریڈیوز کے ذریعہ 3 زبانوں میں لائیو نشر ہوا جو احباب جماعت نے سنا اور دعا میں شامل ہوئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام احمدیوں کے ایمان و ایقان کو جلا بخشے اور رمضان اور عید کے حقیقی مقصد کو جاری وساری رکھنے اور حضرت امیر المومنین کی خواہشات کے مطابق اپنی زندگی گزارنے والا بنائے۔ آمین

ڈاکٹر ہبۃ الوحید غنی

# میرے ابا جان پروفیسر عبدالرشید غنی مرحوم

رَبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيۡ صَغِيۡرًا

بن مانگے عطا فرمانے والے رحمٰن خدا نے انسان کو بے انتہا نعمتوں سے نوازا ہے لیکن ان تمام نعمتوں میں سے بہترین بے مثل اور قیمتی نعمت والدین کا پُرشفقت سایہ ہے۔ خدا تعالیٰ کے بے حد شکر کے ساتھ آج اپنے شفیق استاد اور رہنما۔

عزیز از جان والد بزرگوار محترم پروفیسر عبدالرشید غنی مرحوم کی باتیں قلمبند کرنے کی کوشش کروں گی۔ میرے والد کو ان کے شاگرد حساب کے بہترین استاد کی حیثیت سے جانتے ہیں لیکن میں ان کی ایسی سٹوڈنٹ ہوں جس کو انہوں نے نصاب کے تمام مضامین بڑی جانفشانی سے پڑھائے۔ بچپن سے فارسی عربی کیمسٹری فزکس ہسٹری بیالوجی یہاں تک کہ ہر مضمون کی تیاری میں آپ کی مدد حاصل رہی۔ میرے ہر امتحان کی تیاری میں ہمیشہ میری مدد فرماتے۔ اکثر مجھ سے فرماتے کہ اپنی کتاب دے دو خود پڑھ کر مجھے سمجھایا کرتے اور تمام دقیق نکات کو میرے لئے آسان فرماتے۔ یہاں تک کہ او لیول کے تمام مضامین میں میری مدد فرمائی۔ او لیول کے بعد جب ایف ایس سی کے امتحان کا وقت آیا تو اردو جو میرے لئے بہت مشکل مضمون تھا اس میں میری بہت رہنمائی فرمائی میرے ابو کو اردو پر کمال عبور حاصل تھا۔

اردو ادب و مزاح کو بہت پسند کرتے تھے۔ ان دو سالوں میں اردو شاعری خصوصاً غالب سے میرا نہ صرف تعارف کروایا بلکہ غالب کی شاعری کی متعدد طریق سے تشریح کرنا سکھائی۔

میرے والد صرف تعلیمی نصاب ہی نہیں بلکہ زندگی کے تمام پہلوؤں پر ہماری رہنمائی فرماتے۔ میں دینی ہو یا دنیاوی ہر امر پر ان سے بلا جھجک بات کرتی اور ہمیشہ رہنمائی پاتی۔ گھر میں سب سے چھوٹی ہونے کی وجہ سے بچپن میں میری یہ خوش قسمتی رہی ہے کہ میں نے ان کے ساتھ ان کے سائیکل پر بیٹھ کر بہت سا قیمتی وقت گزارا۔ اسی وجہ سے بہت سی باتیں ان سے سیکھیں۔ خدا تعالیٰ اس کی کائنات کے بارے میں، سورج ستارے درخت چرند پرند اور پھر اگر کوئی خاص نظارہ دیکھا تو اس کے بارے میں ہم ہمیشہ گفتگو کرتے۔ انہی بھرپور لمحات میں میں نے یہ دیکھا کہ میرے والد ہر ملنے والے انسان سے بے حد محبت اور خلوص سے پیش آتے۔ سلام میں ہمیشہ پہل کرتے اور ایسی کئی چھوٹی چھوٹی باتیں اپنے عمل سے سکھا دیتے۔

اسی طرح امتحانات کے دن جب مجھے سکول چھوڑنے جاتے تو راستے میں ایسی نصیحتیں فرماتے جو امتحان میں میری مدد کرتیں۔ دعا سے امتحان کا آغاز کرنے کی تلقین کرتے پھر نصاب سے جڑی ہدایات فرماتے۔

اور آخر پر ہمیشہ خدا تعالیٰ کی مدد سے بہترین امید قائم رکھنے کی ہدایت کرتے جس سے ایک خود اعتمادی پیدا ہوتی۔

یہ احساس ہمیشہ دلاتے کہ میرے والدین کی دعائیں میرے ساتھ ہیں۔

میرے والد بہت ہی ذہین انسان تھے لیکن خود کبھی ایسا نہیں سوچتے تھے کہتے تھے کہ میں بہت ہی کمزور بچہ تھا مگر خدا تعالیٰ نے ہمیشہ میری پردہ پوشی فرمائی ہے۔ آپ ایک بہترین مقرر تھے اور طالب علمی کے دور میں کئی میڈل حاصل کیے۔ میں ہمیشہ ان سے کہتی کہ کاش میں بھی آپ کی طرح تقریر کر سکتی تو ہمیشہ حوصلہ بڑھاتے اور فرماتے اللہ نے تم کو اپنی امی جان کی طرح نظم پڑھنے کی صلاحیت دی ہے تم اس پر محنت کرو۔

ایک قابل استاد ہونے کے ساتھ ساتھ میرے ابو انسانی نفسیات کو بھی خوب سمجھتے تھے صرف اپنی اولاد اور رشتہ دار ہی نہیں بلکہ اپنے شاگردوں کی کمزوریوں اور صلاحیتوں کا اندازہ بھی بہت جلد اور درست طریقے سے لگا لیتے تھے اسی وجہ سے ان کا مشورہ اور رہنمائی بہت کارآمد ثابت ہوتی تھی۔ آپ جانتے تھے کہ تمام امتحانات ایک جیسے نتائج نہیں لاتے میرے او لیول کے۔ اسی لئے مشکل اوقات میں پہلے سے حوصلہ بڑھاتے خدا تعالیٰ سے دعا کرنے کی تلقین فرماتے امتحانات سے قبل میں شدید بیمار ہوئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت تو سنبھل گئی مگر امتحان کے نتائج کافی متاثر ہوئے۔

مجھے یاد ہے کہ میرا نتیجہ آنے سے قبل میرے ابو مجھے سمجھاتے کہ گھبرانا نہیں بلکہ یاد رکھنا کہ اللہ نے تمہیں کیسی بیماری سے شفا دی ہے خدا تعالیٰ کا شکر کرتی رہنا اور نتائج کی وجہ سے ناشکری نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ سب ٹھیک کرے گا۔ میں اس وقت بھی سوچتی کہ عام طور پر بچے والدین کی ناراضگی کا خوف رکھتے ہیں مگر میرے والد مجھے سمجھاتے کہ برا نتیجہ آئے تو بھی پریشان نہیں ہونا یہی وجہ تھی کہ ان سے دل کی ہر بات ہو سکتی تھی۔ آپ کے بہت سے شاگرد بیٹیاں بلکہ بہت سے جاننے والے احباب بھی آپ کے پاس مشورے کے لیے آتے۔

ایک ایسے رہنما جو کبھی مایوس ہونے نہ دیتے ہمیشہ امید کا دامن تھامے رکھتے اور امیدوں کے دیے جلاتے۔ خدا تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھنے والے۔ معجزات پر ایمان رکھتے اور ہمیشہ یہی تلقین فرماتے کہ اپنی بہترین کوشش کرو اور پھر معاملہ خدا کے حوالے کر دو اگر کوشش میں کچھ کمی ہو تو بھی خدا تعالیٰ اس کو پورا فرما دے گا۔ تعلیمی میدان ہو یا زندگی کا عملی میدان ان کی یہ نصیحتیں میری ہمیشہ مدد کرتی رہی ہیں آپ کی آواز کانوں میں گونجتی ہے اور آج بھی ڈھارس بندھاتی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

اللہ تعالیٰ پر توکل کے علاوہ آپ ہمیشہ ہمیں یہ سکھاتے کہ سیرت النبی ﷺ سے سیکھو جو چیز آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند تھی اس کو اپناؤ اور جس کام کو انہوں نے برا سمجھا اس کو تم بھی ناپسند کرو۔

پھر انسانی تعلقات میں ایک نصیحت بہت فرماتے کہ ”درگزر کرو“ کہ اللہ تعالیٰ رسی کو ڈھیلا رکھتا ہے اور یہی پسند کرتا ہے۔ بہتر ہے کہ ہم بھی وہی کریں اسی لیے اگر کوئی ان سے تلخ کلامی کر لیتا تو بھی کبھی اس طرح جواب نہ دیتے بلکہ نیک نیتی سے تحمل سے اپنا موقف سمجھانے کی کوشش کرتے۔

ایک لمبا عرصہ دارالقضاء میں قاضی کی ذمہ داری نبھانے کے باعث

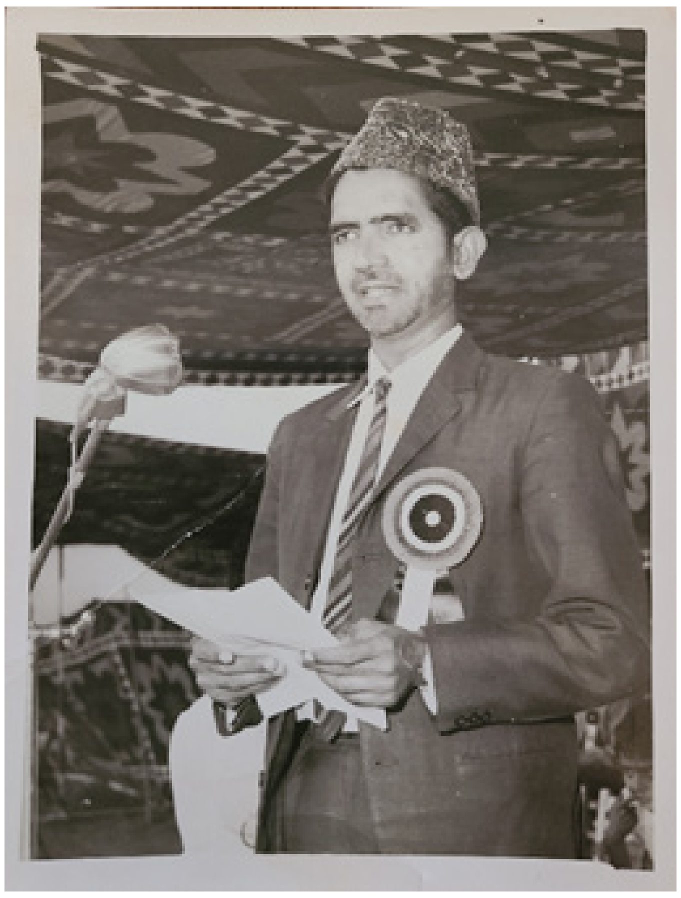

آپ نے بہت سے امور کو باریکی سے پرکھنے کا موقع پایا اور بارہا ہمیں ایک چیز کی طرف توجہ دلائی کہ کسی بھی تضاد یا جھگڑے میں دونوں فریقین سے بات کئے بغیر۔ کوئی رائے قائم نہ کرو کہ یہ بات انصاف کے خلاف ہے۔ پھر آپ کی ایک اور ضروری نصیحت یہ ہوتی کہ خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو پختہ رکھو اور یاد رکھو کہ خلیفہ کی رہنمائی اس دنیا میں ہماری اہم ترین مشعل راہ ہے۔

اے اللہ! تو میرے والد کی تمام دعاؤں کو قبولیت بخش دے۔ آمین۔

میرے والد تعلیم کو عام کرنے کا ایک جنون اپنے اندر رکھتے تھے۔ ہمیشہ کہتے تھے کہ لڑکیوں کے پاس خاص طور پر کوئی ہنر یا ڈگری ہونا ضروری ہے آپ فرماتے تھے کہ حالات زندگی کا بھروسہ نہیں کوئی نہ کوئی ہنر ہونا چاہیے خاص طور پر پروفیشنل اصطلاح چننے کی صلاح دیتے۔ لیکن ساتھ ہی گھریلو ذمہ داریوں کو سمجھنے کی تلقین بھی فرماتے۔ آپ ہمیشہ ہمیں سمجھاتے کہ عورت کی تعلیم کا سب سے زیادہ فائدہ اس کی اولاد کو ہونا چاہیے کیونکہ تعلیم یافتہ عورت اگلی نسل کی اچھی تربیت کی ضامن ہے۔ آپ اکثر اپنے ضرورت مند طالب علموں کو کتابیں خرید کر پہنچا دیتے ان کے حالات کے مطابق ان کو مشورہ دیتے یا کبھی داخلے میں انکی مدد فرما دیتے۔ خدا تعالیٰ ان کی تمام قربانیوں کو قبول فرمائے۔ آمین

اپنے والد سے سیکھے ہوئے یہ اصول میرے ہر امتحان میں بہت کارآمد ثابت ہوئے آپ کی رہنمائی میڈیکل کالج تک میری مدد کرتی رہی۔ اپنے والد کی رہنمائی اور والدہ کی انتھک دعاؤں کا نتیجہ ہے جو میں زندگی میں کبھی کامیاب ہو سکی۔

اس مضمون کے ذریعہ سے میں قارئین سے اپنے والدین کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے پیارے والد محترم کے درجات بڑھاتا چلا جائے اور اپنے پیاروں میں جگہ دے نیز ان کی مغفرت فرمائے اور میری والدہ کو صحت اور تندرستی والی فعال زندگی عطا فرمائے۔ ان کی ان آنکھوں کو اپنی جناب سے نور عطا فرمائے جنہوں نے متعدد راتوں دعاؤں میں گڑگڑاتے ہوئے خدا تعالیٰ سے میری کامیابی کی دعائیں مانگتے ہوئے آنسو بہائے ہیں اور مجھے ان کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

رپورٹ: انصر عباس۔ مبلغ انچارج و صدر جماعت ساؤتومے و پرنسپ

# عید الفطر و عید ملن پارٹی ساؤتومے و پرنسپ

مؤرخہ 2 مئی 2022ء کو ساؤتومے ملک کے دونوں جزیروں پر نماز عید ادا کی گئی۔ ساؤتومے میں مکرم انصر عباس صاحب مبلغ انچارج وصدر جماعت احمدیہ ساؤتومے نے نماز عید پڑھائی اور پرنسپ جزیرہ میں لوکل معلم مکرم سلیمان یوسف صاحب نے عید پڑھائی۔ ساؤتومے میں نماز عید صبح 9 بجے کیپیٹل کے مشہور پارک (Parque Popular) میں ادا کی گئی۔ یہ ساؤتومے کی تاریخ کا سب سے بڑا مسلم اجتماع تھا۔ 500 سے زائد افراد نے نماز عید میں شرکت کی۔ اس دن صبح ہی سے شدید بارش شروع ہوگئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلصین جماعت بشاشت اور شوق سے سفر کر کے نماز کیلئے تشریف لائے۔ نیشنل ٹیلیویژن اور ساؤتومے کی آفیشل پریس (STP Press) نے خبر نشر کی۔ صحافی بڑی حیرت سے بار بار احباب جماعت سے پوچھتا رہا کہ تم سب لوگ مسلمان ہو اور نماز پڑھنے کیلئے آئے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ اتنی شدید بارش میں کوئی تماشا دیکھنے تو نہیں آتا۔ ہم آج عید کی نماز ادا کرنے یہاں آئے ہیں۔ لجنہ اماء اللہ نے بڑی محنت سے 500 لوگوں کیلئے کھانا تیار کیا۔ لوکل معلمین اور مرکزی مبلغین نے لوگوں کو اکٹھا کرنے کیلئے بہت زیادہ محنت کی جس پر اللہ تعالیٰ نے اتنے بڑے فضل نازل فرمائے۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحۡسَنَ الۡجَزَآء

نماز عید کی تصاویر سوشل میڈیا کے ذریعے سیاسی، سماجی، حکومتی عہدیداروں، اداروں اور سفارتکاروں کو بھجوائی گئیں۔ وزیر اعظم صاحب اور سپیکر قومی اسمبلی نے حیرانی سے پوچھا کہ ملک میں کتنے احمدی ہیں۔ انہیں بتایا گیا کہ دو ہزار کے قریب ہیں۔ ملک میں 14 مساجد ہیں، 80 سے زائد مقامات پر جماعت قائم ہے۔

## عید ملن پارٹی

عید کے روز ہی رات کو جماعت کی طرف سے ایک عید ملن پارٹی کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس میں حکومتی، سیاسی، سماجی، مذہبی، صحافی اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب نے شرکت کی۔ ان میں وزیر اعظم صاحب ساؤتومے بمع اہلیہ، وزیر کھیل بمع اہلیہ، ساؤتومے میں فرانس کی کونسلر، میئر ڈسٹرک کانتا گالو، ڈائریکٹر نیشنل ٹی وی، ریڈ کراس (RED CROSS) کا سیکرٹری جنرل، ڈائریکٹرس سنٹرل ہسپتال، صدر مملکت کی ایڈوائزر، برازیل ایمبیسی کا نمائندہ، پولیس افسران، فائر فائٹرز، 7 لبنانی شیعہ مسلمان، اس طرح کل ایک سو مہمان شامل ہوئے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ سب لوگ بہت زیادہ خوش ہوئے۔ محترم مبلغ انچارج صاحب نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ رمضان المبارک اور عید الفطر کے موقع پر اپنی خوشیاں دوستوں کے ساتھ مل کر منانا ہی حقیقی عید ہے۔ مہمانوں کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد جناب وزیر اعظم صاحب نے خطاب کیا اور کہا کہ وہ جماعت احمدیہ کا بہت پرانا دوست ہے۔ جماعت احمدیہ نے اپنے اس خوشی کے موقع پر ہمیں مدعو کیا ہے۔ وہ بے حد ممنون ہیں۔ میں جماعت احمدیہ کو عید کی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ پھر انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ ہمارے ملک میں بے لوث خدمت کر رہی ہے۔ ہر معاملہ میں جماعت نے ہماری مدد کی ہے۔ آج مختلف مذاہب کے لوگوں کا یہاں موجود ہونا بھی مذہبی ہم آہنگی کو فروغ دینا ہے۔ جماعت احمدیہ نے رمضان کے مہینہ میں اپنا کھانا بچا کر غرباء کی مدد کی ہے۔ رمضان کے بارے میں مجھے پہلے زیادہ معلومات نہیں تھیں۔ اب جماعت کے ذریعے بہت معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ جماعت احمدیہ جو کہتی ہے اپنے عمل سے کر کے دکھاتی ہے۔ میں یہاں جماعت کے ساتھ اس دعوت میں شامل ہو کر بہت خوش ہوں۔

تمام مہمان تقریباً دو گھنٹے تک بیٹھے رہے۔ کھانا کھایا۔ بہت ساری

باتیں کیں۔ ہمارے ایک نومبائع اوشتیلیو صاحب جو سابق ممبر نیشنل اسمبلی بھی ہیں۔ تمام پارلیمنٹرین ان کو جانتے ہیں۔ وہ بھی وزیر اعظم صاحب والی ٹیبل پر بیٹھے تھے۔ انہوں نے وزیر اعظم صاحب کو بتایا کہ وہ ایک عیسائی چرچ کے پادری تھے۔ اسلام کا انہیں کچھ علم نہیں تھا۔ جماعت احمدیہ کے ذریعے اسے اسلام کی معلومات حاصل ہوئیں۔ ان کی زندگی کا یہ پہلا رمضان تھا۔ رمضان المبارک کے پہلی دفعہ روزے رکھے ہیں۔ عادت نہ ہونے کی وجہ سے روزے بہت مشکل تھے لیکن روحانی لحاظ سے مجھے بہت سکون ملا۔ وزیر اعظم کو کہنے لگا کہ میں نے اپنی زندگی میں یہ پہلا مذہب دیکھا ہے جو دوسروں کی تکلیف دور کرنے کی بات کرتا ہے۔ بتایا کہ رمضان کے مہینے میں ہم کیتھولک چرچ کے بوڑھوں کے مرکز میں ڈونیشن دینے گئے۔ تو وہاں عورتیں اور مرد سب حیران ہوئے کہ آپ مسلمان ہو کر کیتھولک مرکز کی مدد کرنے کیوں آئے ہیں۔ اس پر ہم نے انہیں سمجھایا کہ ہمارا خدا دوسروں کی مدد کرنے کا ہمیں حکم دیتا ہے یہ کسی پر احسان نہیں ہے۔ احمدی ہونے پر میرے اندر احساس پیدا ہوا ہے کہ ہماری زندگی کا کوئی مقصد ہے۔

بہت سارے غیر مسلم دوستوں نے بھی حیرت کا اظہار کیا کہ اتنی شدید بارش میں بہت بڑی تعداد کا ملک کے مختلف حصوں سے یہاں پہنچنا بہت بڑی بات ہے۔

---

### درخواست دعا

اخبار روزنامہ الفضل لندن آن لائن کو مختلف جہات سے قارئین کی طرف سے دُعاؤں کی درخواستیں ملتی رہتی ہیں۔ جو گاہے بگاہے شائع کر دی جاتی ہیں تا جو دوست یا خواتین بیمار ہیں وہ دنیا بھر کے احمدیوں کی دُعاؤں کے طفیل صحت پائیں۔ جو پریشان ہیں، مشکلات میں ہیں ان کی پریشانیوں اور مشکلات دور ہوں۔ جن کی اولاد نہیں یا اولاد نرینہ کی درخواست کر رہے ہیں۔ ان کی گودیں نیک، صالح، صحت مند اولاد سے ہری کرے۔ جو امتحانات دے رہے ہیں وہ نمایاں کامیابی پائیں۔ آمین

قارئین روزنامہ الفضل لندن آن لائن شہداء احمدیت کے پسماندگان کو اور اسیران راہ مولیٰ کو بھی اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اسیران کے لئے آسانیاں مہیاء فرمائے اور اسلام احمدیت کو دن دوگنی رات چوگنی ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح کو کامل صحت کے ساتھ درازی عمر عطا فرمائے۔ اپنی حفاظت خاص میں رکھے اور روح القدس سے اپنی تائیدات سے نوازتا رہے اور ہم تمام احباب جماعت کو خلافت کی برکات و فیوض سے حصہ لینے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

(ادارہ)

منور علی شاہد۔ جرمنی

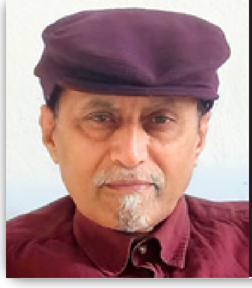

# محمد صدیق شاکر مرحوم آف بھاٹی گیٹ لاہور

مکرم محمد صدیق شاکر صاحب پیدائشی احمدی تھے اور نظام وصیت میں شامل تھے۔آپ کا تعلق مجلس دہلی گیٹ سے تھا،تین دہائیوں سے زائد عرصہ تک بھاٹی گیٹ کے صدر جماعت رہے اور مقامی احمدیوں کی تعلیم و تربیت میں کلیدی اور فعال کردار ادا کیا،خصوصا چندوں کی ادائیگی میں احباب کو جگائے رکھا اور بروقت ادائیگی ان کی عادت پختہ کی۔نیلا گنبد میں مکرم میاں یحیٰ صاحب کی سائیکلوں کی دوکان پر ان کا دفتر ہوتا تھا،وہیں بیٹھے جماعتی کاموں کی مشاورت ہوتی تھی۔تیس سال تک جماعت احمدیہ لاہور کے سیکرٹری وقف جدید رہے اور سالہاسال تک لاہور کو وصولیوں میں پاکستان اور دنیا بھر میں اول پوزیشن پر رکھا۔صدیق شاکر صاحب اپنی خدمات دینیہ کے اعتبار سے لاہور کی جماعت کی پہچان تھے۔ 4اکتوبر 1996کے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے لاہور کے مبارک محمود صاحب پانی پتی کی وفات پر ان کا ذکر فرماتے ہوئے لاہور کے دیگر ان مخلصین کا ذکر فرمایا تھا جنکے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ کے دور میں لاہور میں کام کیا اور لاہور کے دورہ مجالس کے دوران ان کو اپنے شانہ بشانہ پایا تھا،ان میں ایک نام مکرم محمد صدیق شاکر صاحب کا بھی تھا جو اس وقت حیات تھے(الفضل انٹرنیشنل 22۔ 28نومبر 1996صفحہ 9)۔آپ کو 50۔ 60 کے عشروں میں مجلس خدام الاحمدیہ میں بہترین خدمت کی توفیق ملی،آپ معتمد مجلس بھی رہے تھے 1955 میں لاہور شدید سیلاب کی زد میں آ گیا تھااس وقت مجلس کی قیادت مکرم خالد ہدایت بھٹی صاحب کے ہاتھوں میں تھی،امدادی کاموں کے لئے جو سیلاب کمیٹی تشکیل دی گئی تھی اس میں مکرم میاں محمد یحیٰ صاحب، مکرم صدیق شاکر صاحب بھی شامل تھے۔ مکرم شیخ مبارک محمود پانی پتی صاحب نائب نگران کمیٹی تھے جبکہ مکرم میاں محمد یحیٰ صاحب نگران اعلیٰ ریلیف کمیٹی تھے۔، مکرم صدیق شاکر صاحب کے پاس مال کی ذمہ داری تھی۔لاہور کے سیلاب 1955 میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی غیرمعمولی مساعی کی رپورٹس روزنامہ الفضل ربوہ میں شائع ہوتی رہی جو مکرم مبارک محمود پانی پتی صاحب لکھ کر بھیجا کرتے تھے، انہی کی ایک رپورٹ کے مطابق ’’اس عارضی کیمپ کے انچارج شریف احمد صاحب اور نائب محمد صدیق شاکر اورمیاں عبد القیوم تھے۔‘‘(روزنامہ الفضل ربوہ9 نومبر 1955،صفحہ 8)۔حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کیساتھ لاہور کی ضلعی مجالس کے جماعتی دوروں اور کاموں میں بہت زیادہ تعلق رہا۔مکرم شیخ ریاض محمود صاحب (سابق قائد مجلس لاہور شہر) نے ان کے بارے کہا کہ ’’مرحوم محمد صدیق شاکر صاحب کالج میں میرے کلاس فیلو اور جماعتی کاموں میں میرے ہمسفر بھی تھے۔ بڑے صاف گو،سادہ مزاج انتھک کام کرنے والے کارکن تھے۔کسی کی غلطی کی فورا نشاندہی کر دیتے تھے،دوستی کا لحاظ رکھے بغیر۔مکرم شیخ ریاض صاحب کے بقول ان کے رفقاء کاروں میں مکرم میاں محمد یحیٰ صاحب، میاں عبد القیوم ناگی صاحب، مکرم شیخ مبارک محمود پانی پتی صاحب، مکرم قریشی محمود احمد صاحب معتبر اور مکرم ٹھیکیدار شریف احمد صاحب شامل تھے۔ یہ سب لاہور میں باعزت مقام رکھتے تھے،ایک دوسرے کو بھائی کہہ کر مخاطب ہوتے جس سے ان کی آپس کی محبت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے‘‘۔مکرم شاکر صاحب کی وفات پر ان کے دیرینہ ساتھی مکرم محمود احمد قریشی صاحب نے روزنامہ الفضل ربوہ میں ایک مضمون بعنوان ’’محترم محمد صدیق شاکر صاحب۔ایک مخلص خدمتگار‘‘ لکھا،اس میں قریشی صاحب لکھتے ہیں کہ ’’آپ خدمت دین،خدمت خلق،حسن اخلاق اور حسن کارکردگی کی وجہ سے زندہ جاوید ہیں۔گو ان کی وفات کو دس سال گزر چکے ہیں مگر جب بھی جماعت احمدیہ لاہور میں کوئی اجتماع یا ہنگامی تقریب منعقد ہوتی ہے تو آنکھیں ان کو تلاش کرتی ہیں، کیونکہ وہ عموما ہر اجتماع میں تشریف لاتے اورضروری خدمت بجالانے والی شخصیت تھے‘‘۔قریشی صاحب نے مزید لکھا کہ ’’ان کو صدر جماعت بھاٹی گیٹ رہنے کی سعادت قریبا پچیس سال سے زائد عرصہ اپنی وفات تک حاصل رہی۔اور اس کام کو انہوں نے بہت خوس اسلوبی سے سرانجام دیا۔اپنے حلقہ کے تمام افراد کے گھروں تک ذاتی رسائی اس قدر تھی کہ ہرخوشی غمی،چندہ وصول کرنے کے لئے وہ گھر میں جانا اپنا فرض سمجھتے تھے اور سارے حلقہ کے افراد کو ایک ہی خاندان کی طرح بنانے میں ان کا بے حد دخل تھا‘‘۔محترم قریشی صاحب مزید لکھتے ہیں کہ ’’مرحوم اپنے اہل و عیال کے لئے نہایت شفیق،دوستوں کے لئے نہایت معین و مددگار اور ان کی تکالیف کے وقت غمگسار اور عام احباب کے لئے مستعد خدمت گزار تھے۔ملنے والوں کو ہمیشہ خندہ پیشانی سے ملتے تھے۔ خلافت اور سلسلہ احمدیہ کیساتھ نہایت ہی عقیدت اور وابستگی تھی۔‘‘(روزنامہ الفضل ربوہ،25جون 2010 صفحہ 6)۔مکرم منیر الدین شمس صاحب آف ٹاؤن شپ بتاتے ہیں کہ ’’مکرم میاں محمد یحی صاحب اور مکرم محمد صدیق شاکر صاحب کا بہت اچھا طریقہ تھا سکھانے جماعتی خدمات سمجھانے کا۔جب مکرم عبدالحلیم طیب صاحب قائد ضلع لاہو کی مجلس عاملہ میں بطور ناظم اطفال ضلع کام کرنے کا موقع ملا تو مجھے پہلی ضلعی رپورٹ تیار کرنی تھی۔مکرم چوہدری منور علی صاحب نے بتایا کہ ’’وقف جدید بچگان‘‘ کی وصولی کی رپورٹ مکرم شاکر صاحب سے ملے گی اور وہ نیلا گنبد میں مکرم میاں یحیٰ صاحب کے پاس آتے ہیں۔ان سے نوٹ کر کے لکھ دینا۔میں نیلا گنبد گیا تو میاں صاحب سے ملا اپنا تعارف کروایا اور آنے کی وجہ بتائی۔میاں صاحب نے بتایا کہ شاکر صاحب تو اپنے سرکاری دفتر میں ہیں وہاں سے چھٹی کر کے یہاں سے ہو کر گھر جاتے ہیں۔اگر اس وقت ملنا ہے تو تو وہاں چلے جاؤ،پہلی منزل پر دفتر ہے۔مجھے چونکہ ٹاؤن شپ واپس جانا تھا لہذ ان کے ادفتر چلا گیا،وہ اچھے طریق سے ملے اور کہنے لگے کہ میں یہاں دفتر تو رپورٹ نہیں لے کر پھر رہا،تم میاں صاحب کی دوکان پر چلے جاؤ میں بھی آتا ہوں وہاں لکھوادوں گا۔میں دوکان پر پہنچا تو شاکر صاحب بھی وہاں پہنچ گئے۔وہاں جو مکالمہ ہوا وہ بہت دلچسپ اور سمجھانے والا تھا۔میاں صاحب خاموش طبع اپنے کام میں مگن باریک باریک گائیڈ لائن کے اندر روپے اور آنے کا حساب درج کرنے میں مصروف تھے۔شاکر صاحب نے میاں صاحب کو مخاطب کر کے کہا کہ دیکھو بھا(بھائی)،جی خادم اپنے کام کی رپورٹ لینے آیا ہے۔جماعت کی مدد کرنی چاہئے۔یہ ہم سے رپورٹ مانگ رہا ہے۔خیر ایک بات بتادوں کہ خدام کے پاس نہ قلم نوٹ کرنے کے لئے ہوگی نہ ہی نوٹ بک ہوگی۔جبکہ خادم کے لئے یہ چیزیں لازم ہونی چاہیں۔میں نے عرض کیا کہ بندہ کے پاس دونوں چیزیں موجود ہیں۔جس پر انہوں نے اپنے کپڑے کا تھیلا کھولا اور رپورٹ لکھوادی اور بتایا کہ اس مرحلے میں

تمام ضرورت کی چیزیں موجود ہیں،اگرتم پانی پتی صاحب کا تھیلا دیکھو تو اس میں سوئی اور دھاگا بھی موجود ہوتا ہے، آج پلاسٹک بیگ سے جان چھڑائی جارہی ہے،اس وقت ہر آدمی کے پاس کپڑے کا تھیلا ہوا کرتا تھا اور کام کرنے والے کے پاس قلم اور نوٹ بک ضرور ہونی چاہیے یعنی اک سپاہی کو اپنے ہتھیار ساتھ رکھنے چاہئیں۔‘‘

اسی طرح مکرم ڈاکٹر قاضی محمد برکت اللہ صاحب امریکہ اپنے ایک مضمون روزنامہ الفضل ربوہ میں بعنوان’’صدیق شاکر صاحب چلے گئے ہیں‘‘میں شاکر صاحب کے بارے لکھتے ہیں کہ ’’جماعت کے کاموں کا انہیں شغف ہی نہ تھا بلکہ عشق تھا ہروقت ہمہ تن مصروف رہتے۔۔۔۔دن رات ایک ہی کام۔جماعت کا کام۔۔میرا تعلق ان سے دوستی کا رہا۔دہلی دروازہ کی بیت الذکر سے علیک سلیک شروع ہوئی۔اس وقت زمانہ خدام الاحمدیہ کا تھا۔کبھی کبھار دور دراز حلقوں میں دوروں کے بعد اجلاس میں شامل ہوتے۔نہ ان کے پاس سواری تھی نہ میرے پاس۔کبھی کبھی سخت تپش اور گرمی میں دوپہر کے وقت جوتیاں گھسیٹتے خدام الاحمدیہ کے کسی حلقہ کے اجلاس میں پہنچ جاتے۔بیت الذکر کے قیام کے بعد اکثر پروگرام بعد نماز جمعہ وہاں طے کرتے۔ویسے ہمارا اڈہ نیلا گنبد میں موسیٰ اینڈ سنز کی دوکانیں تھیں۔ وہیں اکٹھے ہوتے،وہیں بات چیت ہوتی۔اپنے دفتر سے بیشمار درخواستیں میرے لئے ٹائپ کر دیا کرتے تھے۔۔۔۔اللہ تعالیٰ جزادے اور درجات بلند کرے‘‘۔مکرم محمد صدیق شاکر صاحب جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے نمائندہ شوریٰ منتخب ہوتے رہے اورسب کمیٹیوں کے رکن منتخب ہوتے رہے اور دہائیوں تک مجلس عاملہ جماعت احمدیہ لاہور کے اطاعت گزار اور فعال ممبر رہے۔مکرم محمد صدیق شاکر صاحب کی وفات بوجہ شدید ہارٹ اٹیک یکم جولائی 2000 کو ہوئی۔آپ کی نماز جنازہ پہلے کریم پارک راوی روڈ میں ادا کی گئی، پھر دارالذکر میں نماز مغرب کے بعد مکرم حمید نصراللہ خان صاحب امیر لاہور نے پڑہائی۔اگلے دن دو جولائی کو نماز فجر کے بعد مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑہائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے وقت مکرم مولانا اللہ بخش صادق صاحب ناظم وقف جدید ربوہ نے دعا کرائی تھی(روزنامہ الفضل ربوہ دس جولائی 2000 صفحہ سات)۔آپ کی اولاد میں چھ بیٹیاں اور اکلوتا بیٹا(مکرم نعیم شاکر حال مقیم کالسروئے جرمنی) یادگار ہیں۔

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: ذیشان محمود۔ مربی سلسلہ سیرالیون

# سیرالیون میں رمضان اور عید الفطر کی رونقیں

جماعت مومنین کو رمضان المبارک کے بابرکت ماہ کا سارا سال انتظار رہتا ہے۔ امسال سیرالیون میں رمضان المبارک کا آغاز 2۔ اپریل 2022ء کو ہوا۔ رمضان المبارک کے دوران مبلغین کرام، لوکل مشنریز، معلمین کرام اور ائمہ مساجد رمضان بھر میں پنجوقتہ نمازوں کے ساتھ ساتھ نمازِ تراویح کا اہتمام کرتے رہے اور درس القرآن و حدیث کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ جامعۃ المبشرین کے سالِ اول و دوم کے طلباء نے بھی وقفِ عارضی کے تحت اپنے اپنے ریجنز کی مفوضہ جماعتوں میں یہ سلسلہ جاری رکھا۔ اسی طرح آخری دس ایام میں تراویح کے ساتھ ساتھ نمازِ تہجد باجماعت کا اہتمام بھی کیا گیا۔ مساجد میں حاضری بہتر رہی اور مرد و خواتین، بچے و بچیوں نے رمضان المبارک کے ایام سے خوب استفادہ کیا۔ اطفال، خدام، ناصرات، لجنہ، انصار نے قرآن کریم کے ایک یا دو دور مکمل کئے۔ مساجد میں نمازِ ظہر یا عصر کے بعد تلاوتِ قرآن کریم کی جاتی رہی اور کئی مقامات پر دور مکمل ہوا۔ مقامی روایت کے مطابق احباب نے مساجد میں کُلُوْا جَمِیْعاً کے طور پر مل جل کر افطار کرتے رہے۔ مزید برآں آخری دس روز بعض مقامات پر اسی طرح سحری کا انتظام بھی کیا گیا۔ خشک موسم کے سبب رمضان المبارک کے دوران عمومی موسم نسبتاً گرم رہا لیکن بعض ایام میں روزہ داروں کو ابر رحمت کے برسنے سے تسکین و راحت بھی حاصل ہوئی۔

رمضان المبارک کے گزرنے کے بعد عید الفطر کا تہوار روزہ داروں کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک تحفہ اور انعام ہے۔ دیگر مسلم ممالک کی طرح مغربی افریقی ملک سیرالیون میں بھی عید الفطر کا تہوار بھی جوش وخروش سے منائی گئی۔ امسال رمضان المبارک کے 30 روزے ہوئے اور عید الفطر 2 مئی 2022ء بروز پیر کو منائی گئی۔ اس حوالہ سے سیرالیون بھر میں جماعت احمدیہ کے زیر انتظام نمازِ عید کے چھوٹے بڑے اجتماعات منعقد کئے گئے۔ بعض مقامات پر نماز عید سے قبل یا بعد بارش سے موسم خوشگوار ہو گیا۔

دار الحکومت فری ٹاؤن کے مشرقی ومغربی ریجنز سمیت تمام ریجنل ہیڈکوارٹرز کی جانب سے مساجد، احمدیہ سکول کے کھلے میدانوں یا عیدگاہوں میں نمازِ عید کے متعدد بڑے اجتماعات کا انعقاد کیا گیا۔ اطفال، خدام اور انصار نے ایک روز قبل ان عیدگاہوں کو وقارِ عمل کے ذریعہ تیار کیا تھا۔ ان کے علاوہ تمام جماعتوں میں نمازِ عید کے اجتماعات منعقد کئے گئے۔ ریجنز کے مرکزی اجتماعات میں اوسطاً حاضری ایک ہزار سے ڈیڑھ ہزار رہی۔ جبکہ جماعتوں کی اوسطاً حاضری چار صد سے آٹھ صد رہی جن میں احمدی احباب کے ساتھ ساتھ غیر از جماعت احباب کی بھی ایک بڑی تعداد شامل ہوئی۔ نماز عید کے بعد خطبہ عید میں احبابِ جماعت کو رمضان کی برکات کے جاری رکھنے، عید سے حقیقی فیض اٹھانے، حضور انور کی صحت وسلامتی اور خلافت احمدیہ کے استحکام اور اطاعت و محبت میں بڑھنے کے ساتھ ساتھ دنیا کے حالات کے حوالہ سے خصوصی دعاؤں کی تحریک کی گئی۔ اکثر مقامات پر نمازِ عید کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے بچوں میں عیدی بھی تقسیم کی گئی۔ نمازِ عید کے اجتماعات کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

سیرالیون میں نمازِ عید کا سب سے بڑا اجتماع بو ریجن میں مرکزی اجتماع بو احمدیہ کمپاؤنڈ میں ہوا جہاں قریباً اڑھائی ہزار افراد شامل ہوئے۔ جبکہ ریجن بھر میں 70 مقامات پر نمازِ عید ادا کی گئی۔ بو احمدیہ ریڈیو کے ذریعہ ریجنل مبلغ صاحب کا خطبہ عید اور کارروائی لائیو نشر کی گئی۔ اس موقع پر

نیشنل ٹی وی SLBC نے بھی کوریج کی۔

فری ٹاؤن کے مشرقی ومغربی ریجنز میں 28 مقامات پر اجتماعات کا انعقاد کیا گیا۔ سب سے بڑا مرکزی اجتماع مسجد بیت السبوح میں ہوا جس میں اندازاً ڈھائی سے تین ہزار افراد شامل ہوئے۔ باقی ہر جگہ بھی ہزار، ڈیڑھ ہزار سے زائد احباب شامل ہوئے۔ ریجنٹ

بقیہ صفحہ 12 پر

## ایک سبق آموز بات

بصیرت بھی ہمیں غور کرنے اور تھوڑا رک کر گہرائی میں سوچنے سے حاصل ہوتی ہے۔ آنکھوں دیکھی صورت حال بھی کئی بار ہماری پرانی سوچ اور یادداشتوں کی بنا پر ہمیں وہی کچھ دکھاتی ہے جو ہم دیکھنا چاہتے ہیں۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ خوبصورتی منظر میں نہیں ہماری آنکھ یعنی ہماری بصیرت میں ہوتی ہے۔

(کاشف احمد)

## فقہی کارنر

### نکاح متعہ کی ممانعت

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: خدا نے قرآن شریف میں بجز نکاح کے ہمیں اور کوئی ہدایت نہیں دی، ہاں شیعہ مذہب میں سے ایک فرقہ ہے کہ وہ موقّت طور پر نکاح کر لیتے ہیں یعنی فلاں وقت تک نکاح اور پھر طلاق ہو گی اور اس کا نام متعہ رکھتے ہیں۔ **مگر خدا تعالیٰ کے کلام سے ان کے پاس کوئی سند نہیں** بہرحال وہ تو ایک نکاح ہے جس کی طلاق کا زمانہ معلوم ہے اور نیوگ کو طلاق کے مسئلہ سے کچھ تعلق نہیں۔

(نسیم دعوت، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 442-443)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

## طلوع وغروب آفتاب

| 08 جون 2022ء | | طلوع فجر | غروب آفتاب |
|---|---|---|---|
| مکہ مکرمہ | | 04:10 | 19:02 |
| مدینہ منورہ | 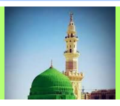 | 04:02 | 19:09 |
| قادیان | | 03:44 | 19:33 |
| ربوہ | | 03:24 | 19:12 |
| اسلام آباد ٹلفورڈ | 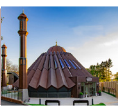 | 03:19 | 21:15 |